اُردو زبان کی

دوسری کتاب

مؤلفہ
خانصاحب مولوی محمد اسماعیل

حمیرا بک ڈپو

اُردو زبان کی
دوسری کتاب

سلسلہ قدیم

لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے

مئولفہ

جناب مئولانا اسمٰعیل صاحب افضل

Rs. 13.00

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُردو زبان کی
دوسری کتاب

۱ خدا کی خلقت

۱۔ نیلا آسمان، روشن سورج، اُجلا چاند، اور جگمگاتے تارے کس نے بنائے؟

۲۔ زمین پر ہوا، ہوا پر بادل، بادلوں میں بجلی، اور بجلی میں کڑک کس نے بنائے؟

۳۔ مینھ کی پھوار، اولوں کی بوچھار اور برف کے انبار کس نے برسائے؟
دھواں دھار کہرا، بھینی بھینی اوس اور سفید پالا کس نے جمایا؟

۴۔ یہ چوڑی چکلی زمین، گہرا سمندر، اونچے پہاڑ، اُبلتے چشمے، بہتے دریا، کس نے بنائے؟

۵۔ یہ کالے گورے آدمی، لڑکے لڑکیاں عورت، مرد، بھانت بھانت کے جانور، چرندے، درندے، پرندے، مچھلیاں اور کیڑے مکوڑے کس نے پیدا کیے؟

۶- یہ ہرے بھرے درخت اور بیل بوٹے، ان میں رنگ برنگ کے پھول اور کھٹے میٹھے رسیلے میوے کس نے لگائے ہیں؟

۷- یہ سب چیزیں خدا نے پیدا کی ہیں، جو بڑا مہربان اور کل عالم کا نگہبان ہے، وہی سب کو پالتا اور روزی دیتا ہے۔

وہی جلاتا اور مارتا ہے، وہی بناتا بگاڑتا ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

یاد کرو ہجے اور معنی

چرندہ — روزی — عالم — عورت

پرندہ — درندہ — انبار — نگہبان

نور کا تڑکا (۲)

۱- چاند کی روشنی پھیکی پڑ گئی، تارے بھی چھپ گئے، کوئی کوئی ٹمٹما رہا ہے، اجالا بڑھتا جاتا ہے، دَر، دیوار مکان، درخت سب صاف نظر آنے لگے۔

۲- ٹھنڈی ہوا سَن سَن چل رہی ہے۔ پنکھے سے جھل رہی ہے۔ باغوں اور کھیتوں میں بہار ہے، گھاس اور پتوں پر کیا موتی سے بکھرے پڑے ہیں! یہ شبنم کے قطرے ہیں، پھلواریاں مہک رہی ہیں۔ کچھ پھول کھل گئے، کچھ کلیاں چٹک رہی ہیں بیل بوٹے سب تر و تازہ نظر آتے ہیں۔

۳- چڑیوں کی چہکار سے ہوا گونج رہی ہے۔ آشیانوں سے نکل کر درختوں پر ہجوم کیا ہے۔ اپنی اپنی بولیاں بول رہی ہیں،

کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

۴۔ بھیڑ بکریاں بھی چلا رہی ہیں، گائیں بھینسیں چوکنی ہو گئیں ان کے بچے بھی کلبلا رہے ہیں، کاروباری لوگ سب اُٹھ بیٹھے، کوئی غسل کر رہا ہے، کوئی منہ ہاتھ دھو رہا ہے۔

۵۔ مکتب کے لڑکے بھی ہوشیار ہو گئے، کچھ ناشتا کر کے بستہ بغل میں دبائیں گے، ٹھیک وقت پر حاضر ہو جائیں گے جو دیر لگائیں گے، سزا پائیں گے۔

رات گذری نور کا تڑکا ہوا
ہوشیار اسکول کا لڑکا ہوا

یاد کرو ہجے اور معنی

هُجُوم تَر و تازہ غُسُل بستہ
شبنم آشیانہ ناشتا حاضر

آفتاب ۳

۱۔ صبح کا وقت بھی کیا سہانا سماں ہے، آنکھوں کو نور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے، آؤ! کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ کر آفتاب کے طلوع ہونے کا تماشا دیکھیں۔

۲ دیکھنا! مشرق میں کیا گول سنہرا طباق سا نظر آتا ہے کیسا خوشنما معلوم ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ گرمی نہ آنکھوں میں چکا چوند ہوتی ہے۔

۳- ابھی شعاعیں اونچی ہوا میں پھیل رہی ہیں، اسی سے اجالا ہو رہا ہے، اب کوئی دم میں پہاڑ کی چوٹیوں پر گنبد میناروں پر، اونچی دیواروں پر، درختوں کی پھننگوں پر چمکیں گی، رفتہ رفتہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی ۔

۴- ترچھی شعاعیں دھیمی ہوتی ہیں، جوں جوں آفتاب بلند ہوتا ہے، شعاعیں سیدھی پڑتی ہیں، تیزی اور گرمی بڑھتی جاتی ہے، ٹھیک دوپہر میں سب وقتوں سے زیادہ تیز ہوتی ہے ۔

۵- جوں جوں دن ڈھلتا ہے دھوپ مدھم پڑتی جاتی ہے شام کو مغرب میں وہی کیفیت نظر آتی ہے، جو صبح کو مشرق میں دیکھتے ہو وہی گول گول سنہری تھالی سی دکھائی دیتی ہے، اب وہ بے دم نیچے کو بیٹھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آخر نظروں سے غائب ہو جاتی ہے ۔

۶- آفتاب ایک بڑا بھاری گولہ ہے۔ اس کے آگے ہماری زمین کی کچھ حقیقت نہیں، وہ ہم سے نہایت دور فاصلہ پر ہے۔ اسی واسطے اتنا چھوٹا نظر آتا ہے ۔

۷۔ وہ بھڑکتے ہوئے شعلے کے مانند گرم اور روشن ہے، اس کی روشنی سے، اور گرمی سے انسان حیوان اور درخت سب زندہ اور قائم ہیں، اسی کی گرمی ہوائیں چلاتی ہے، مینھ برساتی ہے، کھیتوں میں غلہ اور باغوں میں پھل پکاتی ہے، اس کی روشنی سے پھول اور پھلوں میں رنگت آتی ہے ۔

یاد کرو ہجے اور معنی

سرور مغرب رفتہ رفتہ شعاع خوشنما
مشرق غائب طباق طلوع شعلہ

(۴) خوش خوئی

۱۔ جس آدمی کی عادت، خصلت، طور، طریق اچھا ہوتا ہے سب اس کی تعریف کرتے ہیں، جو اس سے ملتا ہے خوش ہوتا ہے۔

۲۔ دنیا میں اس کے دشمن تھوڑے اور دوست بہت ہوتے ہیں جب ضرورت پڑتی ہے تو بہت لوگ خوشی سے اس کی مدد کرتے ہیں۔

۳۔ وہ ایسی بات نہیں کہتا جو کسی کو بری لگے وہ ایسا کام نہیں کرتا جس سے کسی کو تکلیف پہنچے، وہ سب کے ساتھ صلح اور نرمی اور محبت سے برتاؤ کرتا ہے۔

۴۔ اگر تم خوش خو اور نیک مزاج بننا چاہتے ہو تو شریف اور نیک مزاجوں کی صحبت میں بیٹھو، بدمزاجوں سے کبھی میل جول نہ رکھو اور لوگوں کے جو کام تم کو برے معلوم ہوں ان کاموں سے تم پرہیز کرو۔

۵۔ اچھے آدمیوں کی صحبت سے تم کو یہ تمیز ہو جائے گی کہ کونسا کام اچھا ہے؟ کونسا برا؟ کون سی بات یقین کے لائق ہے؟

کون سی نہیں! کہاں نرمی برتنی چاہیئے اور کہاں سختی؟

۶- جب تم کو یہ شعور ہو جائے گا، تو بے شک تم بھی خوش خو اور نیک دل آدمی بن سکو گے، اس وقت سب آدمی تمہاری عزّت کریں گے۔

یاد کرو ہجّے اور معنی

عَادَت	تَمِیز	شعُور	شَرِیف	خُوش خُو
طَور	خَصلَت	صُلح	صُحبَت	عِزّت

(۵) مچھلی

۱- مچھلی پانی میں رہتی ہے، خدا نے اس کا جسم پتلا اور چپٹا بنایا ہے اس لئے کہ تیرنے میں آسانی ہو، وہ اپنی دم اور پروں کے سہارے پانی کو چیرتی پھاڑتی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلی جاتی ہے۔

۲- جس طرح آدمی پھیپھڑے سے سانس لیتا ہے اسی طرح مچھلی اپنے گلپھڑوں سے دم لیتی ہے، پانی میں ہوا بھی شامل ہے وہی اسکے منھ کے اندر جاتی ہے گلپھڑوں کی راہ سے باہر آتی ہے، اگر پانی میں ہوا نہ رہے تو خالص پانی میں مچھلی زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح کمرہ بند کر کے اس کے اندر کی ہوا نکال لو تو آدمی زندہ نہیں رہ سکتا۔

۳۔ مچھلی انڈے سے پیدا ہوتی ہے اور ایک مچھلی کئی لاکھ انڈے دیتی ہے، جب انڈے دینے کا وقت آتا ہے، تو مناسب جگہ کی تلاش میں دُور دُور نکل جاتی ہے۔ وہ ریتی یا کنکروں میں انڈے دیتی ہے، وہ اور جانوروں کی طرح آپ انڈے نہیں سیتی، بلکہ آفتاب کی حرارت سے بچّے پیدا ہوتے ہیں۔

۴۔ مچھلی کا بچّہ انڈے سے نکلتے ہی اپنی غذا آپ تلاش کرتا ہے، وہ نہیں جانتا کہ اس کے ماں باپ کون ہیں۔ سکھانے سمجھانے کا محتاج نہیں، اپنے آپ تیرنے لگتا ہے، اور جو کام بڑی مچھلی کرتی ہے، وہی چھوٹا سا بچّہ کرتا ہے، سچ ہے۔

مچھلی کی جائے کن تیرائے

یاد کرو ہجّے اور معنی

جِسْم	شامِل	دُم	حَرارت
خالِص	غِذا	مُناسِب	محتاج

(۶) پن چکی

نہر پر چل رہی ہے پن چکی — دھن پوری ہے کام کی پکی
بیٹھتی تو نہیں تھک کر — تیرے پہیے کو ہے سدا چکر
پیسنے میں نہیں لگی کچھ دیر — تو نے جھٹ پٹ لگا دیا اک ڈھیر
لوگ لے جائیں گے سمیٹ سمیٹ — تیرا آٹا بھرے گا کتنے پیٹ
شہر کے شہر ہیں تیرے محتاج — بھر کے لاتے ہیں گاڑیوں میں اناج
تو بڑے کام کی ہے اے چکی — کام کو کر رہی ہے طے چکی
ختم تیرا سفر نہیں ہوتا — نہیں ہوتا مگر نہیں ہوتا
مینھ برستا ہو یا پانی آندھی — تو نے چلنے کی شرط ہے باندھی
تو بڑے کام کی ہے اے چکی — مجھ کو بھائی ہے تیری لے چکی
علم سیکھو! سبق پڑھو بچو! — اور آگے چلو بڑھو بچو!
کھیلنے کودنے کا مت لو نام — کام جب تک کہ ہو نہ جائے تمام
جب نبڑ جائے کام تب ہے مزا — کھیلنے کھانے اور سونے کا
دل سے محنت کرو خوشی کیساتھ — نہ کہ اکتا کے خامشی کے ساتھ

دیکھ لو چل رہی ہے پن چکی
دُھن کی پُوری ہے کام کی پَکی

— یاد کرو ہجے اور معنی —

طے عِلم شرط ختم خامُشی

⑦ ایک شیر اور چیتا

۱۔ ایک شیر اور چیتے نے متفق ہو کر بڑی کوشش اور دوڑ دھوپ کے بعد ہرن کا بچّہ شکار کیا۔ حِصّہ تقسیم کرتے وقت دونوں میں اَن بَن ہو گئی۔

۲۔ تھے دونوں غصّہ ور۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ایک نے دوسرے پر حملہ کیا اور خوب کشتم کشتا ہوئی۔ اُس نے اس کو جھنجھوڑا، دانتوں اور پنجوں کے مارے دونوں لہو لہان ہو گئے آخر بے دم ہو کر الگ الگ جا بیٹھے۔

۳۔ اتنے میں ایک لومڑی جو اسی تاک میں بیٹھی تھی، چپکے سے آئی اور شکار اٹھا کر چمپت ہوئی، ان دونوں میں اتنی سکت کہاں باقی تھی کہ اُس سے اپنا شکار چھین لیتے۔

۴۔ جب لومڑی شکار لے اُڑی تو شیر اور چیتا اپنے کرتوت پر نہایت پشیمان ہوئے۔

شعر

جو غصّے میں آپے سے باہر نہ ہوتے
تو یوں زخم کھاتے نہ مال اپنا کھوتے

یاد کر دیجئے اور معنی

مُتّفِق　　اَن بَن　　چمپت ہونا　　حَملہ
کوشِش　　غصّہ ور　　تقسیم　　پشیمان

ایک مُرغا اور لومڑی ⑧

۱۔ لومڑی بڑی حیلہ باز ہوتی ہے، ایک روز کسی غریب مرغے کو آدبوچا۔ اور چاہا کہ مارنے سے پہلے جرم اس بیچارے کے ذمے لگائے۔

۲۔ کہنے لگی، تو بڑا ہی موذی جانور ہے، صبح ہونے نہیں پاتی کہ شور مچا دیتا ہے، لکڑوں کوں سوتے لوگوں کی نیند کی نیند میں خلل ڈالتا ہے۔ اس قدر کان پھوڑتا ہے کہ ہمسایوں کا تجھ سے ناک میں دم ہے بہتر ہے کہ اسی وقت تیرا قصہ پاک کروں اور سب بھلے مانسوں کو تکلیف سے نجات دو۔

۳۔ مُرغ بیچارے نے جواب دیا، سنو بی لومڑی نہ میں کسی کو آزار پہنچاتا ہوں، نہ بے فائدہ غل مچاتا ہوں، میری بانگ آفتاب کی آمد کا اشتہار ہے، جب نور کا تڑکا ہوتا ہے تو میں غفلت کی نیند سونے والوں کو ہوشیار کر دیتا ہوں کہ لوگو! اٹھو اور اپنا اپنا کام کرو، خدا نے رات آرام کے لئے بنائی ہے اور دن کام کے لئے، اب تمہیں انصاف کرو کہ میرا غوغا مچانا لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے یا نقصان۔

۴۔ سنگدل لومڑی پر اس تقریر کا کچھ اثر نہ ہوا اور یہ

کہہ کر زیادہ بحث کی فرصت نہیں۔ میرے ناشتے کو دیر ہوئی جاتی ہے۔ بیچارے مرغے کو چیر پھاڑ کر چٹ کر گئی ۔

بگڑتی ہے جس وقت ظالم کی نیت
نہیں کام آتی ہے دلیل و حجت

یاد کرو ہجّے اور معنی

حِیلہ باز سَنگدِل بانگ مُوذی
نجاتُ جُرم تقریر غوغا

۹ ہاتھی

۱۔ یہ ٹن ٹن گھنٹے کی آواز کہاں سے آئی؟ دیکھنا وہ جھومتا ہوا ہاتھی آرہا ہے، ذرا پاؤں کی آہٹ نہیں معلوم ہوتی! نہ گرد غبار اڑتا ہے۔ گھنٹے کی آواز سن کر لوگ اِدھر اُدھر کترا جاتے ہیں، اور اس کے لئے راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔

۲۔ کتنا بڑا ڈیل ڈول خدا نے اس کو دیا ہے یہ صحرائی جانوروں میں سب سے بڑا اور قوی ہے۔

۳۔ اس کے پاؤں گویا عمارت کے ستون ہیں، آنکھیں چھوٹی چھوٹی مگر شوخ اور تیز ہیں، کان کیسے چوڑے چکلے ہیں جن کو پنکھے کی طرح جھلتا جاتا ہے۔

۴۔ ہاتھی کی گردن بہت چھوٹی ہے، مگر نہایت موٹی ہے

جو ایسی موٹی نہ ہوتی تو اس کے سر کا بھاری بوجھ کیوں کر اٹھاتی!
اوپر کے جبڑے میں سے کیا اچھے دو لمبے سفید دانت نکلے
ہوئے ہیں، یہ بڑے ہی سخت اور وزنی ہوتے ہیں۔ دانت
سب ہاتھیوں کے نہیں ہوتے مگر سونڈ سب کے ہوتی ہے۔

۵۔ ہاتھی کے تمام جسم میں سونڈ ہی عجیب و غریب چیز ہے، سر سے
پاؤں تک لٹکی ہوئی ہے، کیسی گاؤ دُم ہوتی چلی آئی ہے! یہی
اس کی ناک ہے، اور یہی اس کا ہاتھ۔ اس کو ہر طرف گھما سکتا ہے۔
اس کے وسیلے سے چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز اٹھا سکتا ہے۔

۶۔ ہاتھی اپنی سونڈ سے درختوں کو اکھیڑتا اور شاخوں کو توڑتا
ہے، درخت کی شاخ کو سونڈ میں لے کر پنکھے کی طرح جھلا کرتا ہے،
کوئی چھوٹا سا دانہ زمین پر پڑا ہو تو اس کو بھی سونڈ کی نوک
سے اُٹھا سکتا ہے۔

۷۔ اس کو غسل کا بڑا شوق ہے، اپنی سونڈ میں پانی بھر کر بدن
پر چھڑک لیتا اور پینے کے وقت منہ میں ڈال لیتا ہے، کوتاہ
گردن ہونے کی وجہ سے اپنے منہ کو پانی تک نہیں پہنچا سکتا۔

۸۔ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں یہ جانور پایا جاتا ہے، جب
اس کو بنوں اور جنگلوں میں سے پکڑ کر آدمی سدھا لیتے ہیں تو بڑا
ہوشیار حلیم اور فرماں بردار بن جاتا ہے۔

یاد کرو ہجے اور معنی

غبار	حلیم	فرمانبردار	ستون
غریب	صحرائی	عمارت	کوتاہ

ایک ہاتھی اور گیدڑ ⑩

۱۔ جنگلی ہاتھی کو گیدڑوں نے تاکا، آپس میں کہنے لگے جو کسی طرح سے یہ مارا جائے تو ہم کو بافراغت چار مہینے کی خوراک ہاتھ لگے۔ ایک بوڑھے خرّانٹ گیدڑ نے وعدہ کیا کہ دیکھو! میں کسی نہ کسی حیلے سے اس کو ٹھکانے لگاتا ہوں۔

۲۔ ایک روز مکّار گیدڑ ہاتھی کے پاس گیا اور بہت ادب سے سلام کر کے بولا۔ جناب عالی! آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں!" ہاتھی نے پوچھا تم کون ہو، کہاں سے آئے ہو؟"

۳۔ جواب دیا کہ حضور میں ایک غریب گیدڑ ہوں اس جنگل کے تمام جانوروں نے متفق ہو کر مجھ کو سفیر بنایا اور آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ کے سامنے سب کی خواہش ظاہر کروں۔

۴۔ حضور یہ ایسا وسیع جنگل ہے جس کا انتظام بغیر ایک زبردست بادشاہ کے نہیں ہو سکتا اور جب تک اچھا انتظام نہ ہو کوئی جانور امن چین سے گذران نہیں کر سکتا ہماری جنس میں حضور کے سوا کوئی بادشاہی کے لائق نہیں، اگر آپ اس بڑے منصب کو قبول فرمائیں تو ہم سب بہت شکر گزار ہوں گے۔ یہ سن کر ہاتھی ذرا سوچنے لگا۔

۵۔ گیدڑ نے پھر کہا کہ حضور! اس وقت سب قسم کے جانور اس صلاح میں شریک ہیں، کسی کو کچھ عذر یا انکار نہیں ہے، شاید دیر لگنے میں کسی کی رائے بدلے اور آپس میں پھوٹ پڑے، بہتر یہ ہے کہ جلد تشریف لے چلئے اور اپنی بادشاہی کا اشتہار دیجئے۔

۶۔ ہاتھی کو دولت اور حکومت کی طمع نے ایسا لبھایا کہ فوراً گیدڑ کے ساتھ ہولیا، چلتے چلتے ایک تنگ رستے سے گزرے جو ایک گہرے غار کے کنارے دور تک چلا گیا تھا۔ وہاں پہنچ کر گیدڑ نے اپنی چال تیز کی، ہاتھی بھی اس کے پیچھے لپکا، ناگاہ اس کا پاؤں پھسل گیا اور دھم سے گہرے غار کے اندر اوندھے منہ جا گرا۔

۷۔ جب یہ مصیبت پیش آئی تو بے چارہ ہاتھی چنگھاڑا اور بہت عاجزی سے گیدڑ کو پکارا، اے پیارے رفیق! کوئی ایسی تدبیر کر جو میری جان بچے، اب مکّار گیدڑ مسکراتا ہوا لوٹا اور جواب دیا، خداوند! لو میری دم پکڑ کر اوپر چلے آؤ۔

۸۔ اس وقت ہاتھی کو معلوم ہوا کہ جو کوئی لالچ کے مارے دغا بازوں کی بات پر فریفتہ ہوتا ہے اس کا انجام تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ آخر ہاتھی غار کے اندر پڑا پڑا مر گیا اور گیدڑوں کے غول نے اس کو تِکا بوٹی کر کے بانٹ کھایا۔

قطعہ

وہ بڑا ہی کمینہ پاجی ہے — جو دغا سے نکالتا ہے کام
ہوشیار آدمی کو لازم ہے — کام کا پہلے سوچ لے انجام

یاد کرو بچّے اور معنی

فَراغَت — طَمَع — جُنبِش — وَسِیع
اِنتِظَام — سَفِیر — فَرِیفتہ — مَنصَب

۱۱ ایک کتّا اور بلّی

ڈالا ایک کتّے نے ایک بلّی کو چیر — سانس ٹھنڈی بھر کے بولی وہ حقیر
رحم کھاتی میں اگر چوہے پہ گاہ — تو مرا کیوں حال ہوتا یوں تباہ
جو کیا تھا اس کا پھل مجھ کو ملا — آہ! میں کس سے کروں اپنا گلا

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں

یاد کرو بچّے اور معنی

حَقِیر — تَبَاہ — رَحم
گاہ — ظُلم

(۱۲) چوہے اور بلّی

۱۔ ایک بار چوہوں میں صلاح ٹھیری کہ آؤ! کسی طرح بلّی کا کھٹکا مٹائیں جو ہماری قدیمی دشمن ہے۔ فوراً ایک بڑا جلسہ کیا گیا تاکہ سب چوہے جمع ہو کر اپنی قوم کی سلامتی کے لئے مناسب تدبیر سوچیں۔

۲۔ ایک نوجوان چوہا بھری مجلس میں دو پاؤں پر کھڑا ہو کر بولا صاحبو! اگر بلّی کے ظلم اور شرارت سے بچنا چاہتے ہو تو اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ ایک گھنٹی بلّی کی گردن میں باندھ دیں، جب وہ آئے گی تو ضرور گھنٹی بجے گی، اس کی آواز سے ہوشیار ہو کر ہم اپنے اپنے سوراخوں میں جا چھپیں گے اور دشمن کے حملے سے بچ جائیں گے۔

۳۔ یہ نئی تدبیر سن کر سب نے واہ واہ اور خوشی کی تالیاں بجائیں مگر ایک پرانا ضعیف چوہا اس خوشی میں شریک نہ ہوا وہ ایک چوہے کے سہارے سے اٹھا اور مسکرا کر بولا۔ اے میرے بھولے بھالے نوجوانو! کیا تم میں کوئی ایسا دلاور دل جلا ہے جو بلّی کی گردن میں گھنٹی باندھ سکے اگر کوئی ہو تو میں بھی اس کی صورت دیکھنا چاہتا ہوں، سنو! کام کا انجام دینا ایسا سہل نہیں جیسا زبان سے کہہ دینا۔

۴۔ بڈھے کی باتیں سنکر تمام چوہے دم بخود رہ گئے، اور ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے، ابھی جلسے پر خاموشی چھائی ہوئی

تھی کہ ایک بلّی جھپٹی اور سب چوہے دم دبا کر بھاگ گئے۔

صرف کہنے سے کہیں چلتا ہے کام
کام کے کرنے کو ہمّت چاہیئے

یاد کرو ہجے اور معنی

قدیم	ضعیف	دم بخود	تدبیر
دِلاور	ہمّت	شرارت	سہل

(۱۳) اسلم کی بلّی — از مؤلف

چھوٹی سی بلّی کو میں کرتا ہوں پیار
صاف ہے ستھری ہے بڑی ہے کھلاڑ

گود میں لیتا ہوں تو کیا گرم ہے
گالے کی مانند رُواں نرم ہے

مَیں نہ چھیڑوں تو نہ جھلّائے وہ
مَیں نہ ستاؤں تو نہ غرّائے وہ

کھینچ کے دُم اب نہ ستاؤں گا میں
گھر میں سے باہر نہ بھگاؤں گا میں

اب نہ ڈرے گی وہ مری مار سے
کھیلیں گے ہم دونوں بہت پیار سے

صحن میں گھر میں کبھی میدان میں
کھیلیں گے چپ چاپ ہر اک آن میں

گیند اُسے دوں گا میں جب آن کر
کھیلے گی وہ اس کو چوہا جان کر

تاک لگائے گی دبوچے گی وہ
مار جھپٹّا کبھی نوچے گی وہ

ہم نے بڑے پیار سے پالا اُسے
کہتے ہیں سب چوہوں کی خالہ اُسے

یاد کرو ہجے کرو اور معنی

غرّانا	صحن	آن

(۱۴) ایک اونٹ اور چوہا

۱۔ ایک بھاگا ہوا اونٹ جنگل میں آوارہ پھرتا تھا، اور نکیل کی رسّی زمین پر گھسٹ رہی تھی۔

۲۔ ہری ہری جھاڑیوں کے جھنڈ دیکھ کر ایک جگہ ٹھٹکا اور چرنے لگا ایک جنگلی چوہے نے موقع پاکر اپنے دانتوں میں اس کی ڈوری پکڑلی اور چاہا کہ اونٹ کو اپنے گھر لے جائے۔

۳۔ اطاعت کرنا تو اونٹ کی عادت ٹھہری۔ فوراً ڈوری کے سہارے پر چلنے لگا، یہاں تک کہ چوہا اپنے سوراخ پر جا پہنچا مگر بیچارہ بہت حیران رہا، جب اتنے بڑے قدو قامت والے مہمان کی سمائی اپنے تنگ مکان میں نہ پائی۔

۴۔ ناچار چوہے نے سوراخ کھودنا شروع کیا پھر بھی اتنا کشادہ نہ کرسکا کہ اس کا مقصد پورا ہوتا، آخر شرمندہ ہو کر بیٹھ رہا۔

۵۔ شاید تم ہنسو گے کہ بڑا ہی احمق چوہا تھا جس نے یہ بیہودہ خیال باندھا اور بے فائدہ کوشش کی۔ مگر تم غور کرو کہ جو آدمی فضول اور بیہودہ کاموں میں اپنی عمر ضائع کرتے ہیں کیا وہ اس چوہے سے زیادہ نادان نہیں ہیں۔

کیا کیا خیال باندھے نادان نے اپنے دل میں
پر اونٹ کی سمائی کب ہو چوہے کے بل میں

یاد کرو ہجے اور معنی

آوارہ	ناممکن	قامت
	مقصد	
کشادہ	اطاعت	ضائع	احمق

ایک شہری اور جنگلی چوہا (۱۵)

۱۔ ایک چوہا شہر کے اندر کسی امیر گھر میں رہتا تھا، جہاں اچھی اچھی خوش مزہ چیزیں کھانے کو ملتی تھیں، ایک روز وہ اپنے جنگلی دوست کی ملاقات کو گیا جس کا سوراخ کھیت کے کنارے تھا۔

۲۔ جنگلی چوہے نے مہمان کی بڑی آؤ بھگت اور خاطر تواضع کی جوار کے دانے جو اس کو میسّر تھے حاضر کیے، شہر کے چٹورے چوہے نے میزبان کی خاطر سے کچھ کھایا تو سہی، پر یہ روکھی سوکھی غذا اس کو کیوں بھانے لگی۔

۳۔ شہری تھا بڑا تمیزدار پہلے تو اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا فصل اور موسم کا حال پوچھا، اس کے گزارے کی صورت دریافت کی، پھر بولا۔ بھائی تم کیسے ویران جنگل میں زندگی بسر کرتے ہو، جہاں کوئی مزیدار کھانا نصیب نہیں! آو ذرا میرے ساتھ چلو، وہاں تم دیکھو گے کیسے کیسے اچھے گھر اور کیا کیا لذیذ نعمتیں خدا کی دی ہوئی موجود ہیں۔

۴۔ جنگلی چوہے نے شہری دوست کی ضیافت بڑی خوشی سے قبول کی، شام کو دونوں روانہ ہوئے، اور آدھی رات گئے گھر جا پہنچے۔ شہری نے اس کو فوراً نفیس کھانے پر جو گھر والوں کا بچا کھچا رکھا تھا جا بٹھایا۔

۵۔ چوہے ابھی یونہی سا کھانے پائے تھے کہ بلّی کی خوفناک آواز کان میں آئی، میاؤں، میاؤں، اب دونوں کے دل دھڑکنے لگے اور اوسان خطا ہو گئے۔ ناچار پتّا توڑ بھاگے اور سوراخ میں جا گھسے۔

۶۔ جب بلّی چلی گئی اور کچھ خطرہ باقی نہ رہا تو شہری نے پھر کھانے کی تواضع کی۔ مگر جنگلی دوست نے بہت منّت سے واپسی کی اجازت چاہی اور یوں کہتا ہوا چلدیا، یارو! اگر تمہارے شہر میں گذارے کا یہی وطیرہ ہے تو تمہیں مبارک رہے، مجھ کو وہی اپنا بے وقوف گھر اور سادی غذا کافی ہے۔

نظم از مؤلف

ملے خشک روٹی جو آزاد رہ کر
تو وہ خوف و ذلّت کے حلوے سے بہتر
جو ٹوٹی ہوئی جھونپڑی بے ضرر ہو
بھلی اس محل سے جہاں کچھ خطر ہو

یاد کرو ہجّے اور معنی

تواضع خطرہ ضیافت میزبان لذیذ
خوفناک میسّر وطیرہ نفیس بے ضرر

۱۶ ایک حریص بلّی

بلّی اک بڑھیا کے گھر میں تھی
دو قدم ہر گز نہ تھی واں سے ٹلی
عمر بھر کچھ سوکھے ٹکڑوں کے سوا
مطلقاً کھائی نہ تھی اس نے غذا
بھوک سے ایسی ہوئی تھی ناتواں
چوہوں سے اپنے کترواتی تھی کان
ایک دن جو چڑھ گئی دیوار پر
گھر میں ہمسائے کے کھانا دیکھ کر
گرتی پڑتی اور بولائی ہوئی!
خوان پر پہنچی وہ گھبرائی ہوئی
چوب دستی ایک نے ماری اسے
وہ لگی ہر چند تھی کاری اسے
پر سلامت لے گئی وہ اپنی جان
پہنچی واں بڑھیا کا جس جا تھا مکان
دم بدم کہتی تھی بڑھیا سُن لو
حرص کا آخر نتیجہ یہ ہوا

یاد کرو ہجے اور معنی

مطلقاً چوب دستی ناتواں ہر چند ہمسایہ

۱۷ چند نصیحتیں

۱۔ ایک دوسرے کو دیکھو تو خوش ہو کر ملو۔ اور سلام کرو، بھائی بہنوں سے محبّت کرو، ماں باپ کی عزّت اور بزرگوں کی تعظیم کرو۔

۲۔ نیکوں کی پیروی اور بدوں کو نصیحت کرو مصیبت زدوں کو تسلّی اور دلاسا دو۔ ضعیفوں کی مدد کرو۔ قصورواروں کا قصور معاف کرو۔

۳۔ بدی کے عوض بدی نہ کرو، تم سے ہو سکے تو بُرائی کا بدلہ بھلائی

سے دو، کسی کا احسان مت بھولو، ادنیٰ احسان کی بھی شکرگذاری کرو۔

۴۔ ہر بات کو دیکھو اور آزماؤ جو بہتر ہو اس کو اختیار کرو جو ناقص ہو اس سے کنارہ کرو۔ بے ادبوں سے ادب سیکھو۔ اس طرح کہ جو وہ کرتے ہیں، تم نہ کرو۔

۵۔ ہر وقت ہوشیار رہو، کیونکہ وقت تھوڑا اور کام بہت ہے۔ ہر روز اپنے کاموں کا حساب کرو، اور سمجھو کہ تم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ جس دن کوئی نئی بات نہ سیکھی تو سمجھ لو کہ وہ بیکار گیا۔

۶۔ ہمیشہ سچ بولو، سچ آفتوں سے بچاتا ہے، جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ وہ آخر کار تباہ کردیتا ہے۔

۷۔ تم دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کرو، جیسا تم ان سے اپنے واسطے چاہتے ہو، کسی پر عیب نہ لگاؤ تو تم پر بھی عیب نہ لگایا جاویگا۔ تم اوروں کی مدد کرو، خدا تمہاری مدد کرے گا۔

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
کہ جو تم سے کوئی کرتا تمہیں ناگوار ہوتا

یاد کرو ہجے اور معنی

تعظیم ادنیٰ پیروی مصیبت سلوک

۱۸ ہماری گائے

رب کا شکر ادا کر بھائی | جس نے ہماری گائے بنائی!
اس مالک کو کیوں نہ پکاریں | جس نے پلائیں دودھ کی دھاریں

خاک کو اس نے سبزہ بنایا — سبزے کو پھر گائے نے کھایا
کل جو گھاس چری بن میں — دودھ بنی وہ گائے کے تھن میں
سبحان اللہ! دودھ ہے کیسا — تازہ، گرم، سفید اور میٹھا
دودھ میں بھیگی روٹی میری — اس کے کرم نے بخشی میری
دودھ دہی اور مٹھا مسکہ — دے نہ خدا تو کس کے بس کا
گائے کو دی کیا اچھی صورت — خوبی کی ہے گویا مورت
دانہ دنکا بھوسی چوکر — کھا لیتی ہے سب خوش ہو کر
کھا کر تنکے اور ٹھٹیرے — دودھ ہے دیتی شام سویرے
کیا ہی غریب اور کیسی پیاری — صبح ہوئی جنگل کو سدھاری
سبزے سے میدان ہرا ہے — جھیل میں پانی صاف بھرا ہے
پانی موجیں مار رہا ہے! — چرواہا چمکار رہا ہے
پانی پی کر چارہ چر کر — شام کو کوئی اپنے گھر پر
دوری میں جو دن ہے کاٹا — بچے کو کس پیار سے چاٹا
گائے ہمارے حق میں ہے نعمت — دودھ ہے دیتی کھل کے بنسبت
بچھڑے اس کے بیل بنائے — جو کھیتی کے کام میں آئے

رب کی حمد و ثنا کر بھائی
جس نے ایسی گائے بنائی

یاد کرو ہجے اور معنی

سبحان اللہ — نعمت — سیری
حمد — ثنا

(۱۹) کلہاڑی اور درخت

۱۔ ایک بڑھئی کسی بن میں گیا، جہاں اونچے اونچے سایہ دار درخت اپنی مضبوط شاخیں پھیلائے اور سبز پتوں کی چھتریاں لگائے بے کھٹکے بن کی ہوائیں کھا رہے تھے۔

۲۔ بڑھئی نے بہت منت سے درخواست کی، اے ہرے بھرے درختو تمہارا بڑا احسان مانونگا، جو مجھ کو اتنی ایک لکڑی کاٹ لینے دو کہ میری کلہاڑی کے دستے کو کافی ہو۔

۳۔ ان احمقوں نے مارے غرور کے آگا پیچھا کچھ نہ سوچا فوراً اجازت دے دی، بڑھئی نے اس بات کو غنیمت جانا اور ایک چھوٹی سی شاخ تراش کر دستہ تیار کر لیا۔

۴۔ جب کلہاڑی میں دستہ پڑ گیا، پھر تو اس نے یہ غضب ڈھایا کہ بڑے بڑے درختوں کو جڑوں سے کاٹ کر پھینک دیا اور بن ستھراؤ شروع کیا۔

۵۔ اس مصیبت کے خوف سے سارے بن میں کھلبلی مچ گئی، تمام درخت افسوس کر کے کہنے لگے کہ اب کوئی علاج ممکن نہیں، ہم کو اپنے کرتوت کی سزا بھگتنی چاہیئے کیوں کہ ہم نے اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی ماری ہے۔

قطعہ

پیش آئے جو مصیبت پڑتی ہے سو بھگتنی ہوتی ہے یوں تسلی مرضی یہی تھی رب کی
پر اپنے کوتکوں سے آتی ہے جو مصیبت ہوتی ہے ساتھ اسکے شرمندگی غضب کی

یاد کرو ہجے اور معنی

مضبوط　غرور　تسلّی　کافی　منّت
درخواست　رب　غنیمت

(۲۰) برسات اور گاؤں

۱۔ کئی دن سے آسمان نظر نہیں آیا نہ بادل پھٹا، نہ دھوپ چمکی، پُروا ہوا لہک رہی ہے۔ بادلوں کے دَل چلے آتے ہیں، اندھیرا سا ہو جاتا ہے۔ گھنگھور گھٹا چاروں طرف چھائی ہوئی ہے، کیا چھما چھم مینھ برس رہا ہے! کبھی موسلا دھار ہے، کبھی ننھی ننھی پھوار ہے! جنگل میں پانی پانی نظر آتا ہے، یا سبزہ لہلہاتا ہے۔ تال تلیّاں جھیلیں مُنہا منھ لبریز ہیں، مرغابیاں تیر رہی ہیں کوئی بازو پھڑپھڑاتی ہے، کوئی ڈبکی لگاتی ہے، بگلا چپ چاپ پَر سمیٹے مچھلی یا مینڈک کی تاک میں کھڑا ہے، سارس قیں قیں کرتا ہے تو سارا جنگل گونج اُٹھتا ہے۔

۲۔ نالہ کناروں سے ابل چلا ہے، پانی موجیں مارتا، بل کھاتا شور مچاتا چلا جاتا ہے۔ دھانوں کے کھیت پانی کا تختہ بن گئے ہیں دھان میں ڈوبنے ہی سے جان آتی ہے اس کا ڈوبنا کسان کا ترنا، ایکھ بھی لہلہا رہی ہے، انگلوں روز بڑھتی ہے۔ باڑی، جوار، باجرہ، مکئی سب زوروں پر ہیں، مگر ان کو زیادہ پانی موافق نہیں اسی واسطے کسان نے کھیت کی مینڈ کاٹ کر پانی کے نکاس کا رستہ

بنا دیا ہے

نظم مؤلّف

گھٹا آن کر مینہ جو برسا گئی
تو بے جان مٹی میں جان آ گئی

زمین سبزے سے لہلہانے لگی
کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی

جڑی بوٹیاں پیڑ آئے نکل
عجیب بیل ہے اور عجب پھول پھل

ہر اک پیڑ کا اک نیا ڈھنگ ہے
ہر اک پھول کا اک نیا رنگ ہے

یہ دو دن میں کیا ماجرا ہو گیا
کہ جنگل کا جنگل ہرا ہو گیا

جہاں کل تھا میدان چٹیل پڑا
وہاں آج ہے گھاس کا بن کھڑا

ہزاروں پھدکنے لگے جانور
نکل آئے گویا کہ مٹی کے پر

۳۔ باغوں میں عجب بہار آ رہی ہے، درختوں کا پتا پتا دُھل گیا ہے۔ کیا نکھری ہوئی سبزی ہے۔ مور گھنے پتوں کی ڈالیوں میں چھپے بیٹھے ہیں جب بجلی چمکتی ہے اور بادل گرجتا ہے تو یکبارگی سب چیخ اُٹھتے ہیں۔ کوئل بھی کیا پیاری آواز سے کوکتی ہے! ابھی باغ کے اس کھونٹ تھی، ابھی ادھر جا بولی! طوطے بھی چپکے چپکے آم کتر رہے ہیں۔ ذرا کھٹکا ہوا اور ان کی ڈار پھُر سے اُڑی، آموں سے ڈالیاں مارے بوجھ کے جھک پڑی ہیں۔ ٹپکا چور رہا ہے، پکے پکے رسیلے آم، سُرخ، زرد، سیندوریا ٹپک رہے ہیں، یہ گرا ٹپ، وہ گرا ٹپ

۴۔ میدان میں گائے بھینس چر رہی ہیں، مگر بھیگی جاتی ہیں، اُن کے پاؤں تلے ہریاول ہے، سامنے کٹورا سا تال ہے، بستی سے جنگل میں خوش ہیں، گھر پر بندھی رہتیں تو مکھیوں اور مچھروں کے مارے سڑا سڑ دم ہلاتیں پھر بھی چین نہ پاتیں، یہ موذی جانور

ان کا خون پیتے اور ستاتے پرستاتے، اب مزے سے نہار رہی ہیں۔ جنگل کی ہوا کھا رہی ہیں، گوالا کمبل اوڑھے لٹھ لئے پاس کھڑا ہے کسی کو گلّے سے بچھڑنے نہیں دیتا۔

۵۔ جوں جوں مینھ برستا ہے، کسانوں کا دل ہرا ہوتا ہے، ڈھور ڈنگروں کے لئے چارے کی افراط ہے، بن سینچے کھیتی بڑھتی ہے۔ مینھ کا دن ان کے لئے تعطیل کا دن ہے، یا چادر تان کر سوتے ہیں، یا چوپال میں آکر جمع ہوتے ہیں۔

یاد کرو ہجّے اور معنی

لبریز	موج	موافق	ماجرا
چٹیل	گلّہ	افراط	تعطیل

(۲۱) جب لاد چلے گا بنجارا

میاں نظیر اکبرآبادی

ٹک حرص و ہوا کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہے، دن رات بجا کر نقّارا
کیا بدھیا، بھینسا، بیل، شتر، کیا گوئیں پلاّ سر بھارا
کیا گیہوں چانول موٹھ مٹر کیا آگ دھواں کیا انگارا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا

تو بدھیا لادے بیل بھرے جو پورب پچھم جاوے گا
یا سُود بڑھا کر لاوے گا یا ٹوٹا گھاٹا پاوے گا
قزّاق اَجل کا رستے میں جب بھالا مار گراوے گا
دھن دولت نانی پوتا کیا؟ اک کنبا کام نہ آوے گا

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا

جب چلتے چلتے رستے میں یہ گون تری ڈھل جاوے گی
اک بدھیا تیری مٹّی پر پھر گھاس نہ چرنے پاوے گی
یہ کھیپ جو تو لادی ہے سب حصّوں میں بٹ جاوے گی
دھی پوت جنوائی بیٹا کیا؟ بنجارن پاس نہ آوے گی

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا

کیوں جی پر بوجھ اٹھاتا ہے ان گونوں بھاری بھاری کے
جب موت کا ڈیرا آن پڑا۔ پھر دونے ہیں بیوپاری کے
کیا ساز جڑاؤ زر زیور، کیا گوٹے تھان کناری کے
کیا گھوڑے زین سنہری کے کیا ہاتھی لال عماری کے

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا

یاد کرو ہجّے اور معنی

قزّاق اَجل شتر سر بھارا

(۲۲) کھانے پینے کے آداب

۱۔ کھانے سے پیشتر ہاتھ دھونا اور کلّی کرنا واجب ہے، اور جو ضرورت ہو تو ناک بھی صاف کرلینی چاہیئے۔

۲۔ کھانے کی چیزوں کو صاف ستھرے کپڑے یا خوان یا تھالی میں رکھ کر کھانا چاہیئے۔

۳۔ کھانے کے لئے مناسب طور سے بیٹھو۔ لیٹ کر یا تکیہ لگا کر کھانا بُری بات ہے۔

۴۔ کھانا اس وقت کھاؤ۔ جب بھوک خوب لگی ہو ورنہ بن بھوک کھانا تو بیماری کو بلانا ہے۔

۵۔ کھانا اس وقت چھوڑ دو جب ذرا سی بھوک باقی ہو جو ایسا کرتے ہیں وہ تندرست رہتے ہیں، جو زیادہ ٹھورتے ہیں وہ آئے دن بیمار پڑتے ہیں۔

۶۔ جو کچھ میسّر آئے اس کو خوشی سے کھانا چاہیئے، زیادہ نفیس چٹ پٹے کھانوں کی ہوس کرنا چٹور پن ہے، کھانے سے مقصود بدن کو قوت پہنچانا ہے، نہ کہ زبان کے مزے اڑانا۔

۷۔ خدا کا نام لے کر کھانا شروع کیا کرو، اور خاتمے پر اس کا شکر ادا کرو، چھوٹا لقمہ لو اور اچھی طرح چباؤ، چبانے سے خوب ہضم ہوتا ہے، پہلا نوالا کھالو تو دوسرا اُٹھاؤ، کھانے میں عیب مت نکالو، پسند نہ ہو تو کم کھالو۔

۸۔ ہمیشہ اپنے سامنے سے کھانا چاہیئے، ہاں میوہ ہو تو مضائقہ نہیں، جس طرف سے چاہو اُٹھا لو، کھانا بہت گرم ہو تو اس میں پھونکیں نہ مارو۔ اتنی دیر صبر کرو کہ ٹھنڈا ہو جائے۔

۹۔ پانی پینا ہو تو دائیں ہاتھ میں پیالہ لے کر پیو، کھڑے یا لیٹے لیٹے پینا نازیبا ہے، پینے سے پہلے پانی دیکھ لینا مناسب ہے، شاید کوئی تنکا یا کیڑا اس میں پڑا ہو۔

۱۰۔ کھا چکنے کے بعد تمیز کے ساتھ سَنی ہوئی انگلیاں چاٹ لو، پھر رومال سے صاف کرو، کھانے کے ریزے احتیاط سے چُن کر الگ رکھ دو، دانتوں میں خلال کرو، پھر انگلیوں سے دانت مانجھو اور کلی کر کے منھ کو خوب صاف کرو۔

۱۱۔ جو لوگ ادب قاعدے کے موافق کھانا نہیں کھاتے وہ بے تمیز سمجھے جاتے ہیں پاس بیٹھنے والے اُن سے نفرت کیا کرتے ہیں

یاد کرو ہجے اور معنی

پیشتر	واجب	نازیبا	مقصود
ہضم	مضائقہ	احتیاط	نفرت

(۲۳) ایک جگنو۔ اور بچہ

سناؤں تمہیں بات اک رات کی — کہ وہ رات اندھیری تھی برسات کی

چمکنے سے جگنو کے تھا اک سماں — ہوا پر اڑیں جیسے چنگاریاں

پڑی ایک بچے کی ان پر نظر — پکڑ ہی لیا ایک کو دوڑ کر

چمک دار کیڑا جو بھایا اسے | تو ٹوپی میں جھٹ پٹ چھپایا اسے
وہ جھم جھم چمکتا اِدھر سے اُدھر | پھرا کوئی رستہ نہ پایا مگر
تو غمگین قیدی نے کی التجا | کہ چھوٹے شکاری! مجھے کر رہا
خدا کے لیے چھوڑ دے، چھوڑ دے | مری قید کے جال کو توڑ دے

بچّے

کروں گا نہ آزاد اس وقت تک | کہ میں دیکھ لوں دن میں تیری چمک

جگنو

چمک میری دن کو نہ پاؤ گے تم | اُجالے میں ہو جائے گی وہ تو گم

بچّے

ارے چھوٹے کیڑے نہ دم دے مجھے | کہ ہے واقفیت ابھی کم مجھے
اجالے میں دن کے کھلے گا یہ حال | کہ اتنے سے کیڑے میں کیا ہے کمال
دھواں ہے نہ شعلہ نہ گرمی نہ آنچ | چمکنے کی تیری کروں گا میں جانچ

جگنو

یہ قدرت کی کاریگری ہے جناب | کہ ذرّے کو چمکائے جوں آفتاب
مجھے دی ہے اس واسطے یہ چمک | کہ تم دیکھ کر مجھ کو جاؤ ٹھٹک

نہ اکڑو پنے سے کرو پائمال
سنبھل کر چلو آدمی کی سی چال

یاد کرو ہجّے اور معنی

التجا | واقفیت | آزاد | پائمال

(۲۴) اپنی عزّت آپ کرو

۱۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اور لوگ تمہاری عزّت کریں تو ضروری ہے کہ اوّل تم اپنی عزّت آپ کرو۔

۲۔ اس بات سے تم کو تعجب ہوگا کہ آپ اپنی عزّت کیوں کر کریں؟ کیا اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھیں دوسروں کو حقیر جانیں نہیں! یہ تو نہایت غرور کی بات ہے۔ ایسی بُری صلاح میں تم کو ہرگز نہ دوں گا۔

۳۔ تم اپنی عزّت آپ کرو! اس بات کے کہنے سے میری مُراد یہ ہے کہ تم کسی کے ساتھ ایسا بُرا سلوک نہ کرو، جو وہ تم کو بے عزّت سمجھے یا تمہاری بے عزّتی کا ارادہ کرے۔

۴۔ جو شخص اپنی عزّت چاہتا ہے وہ سب کو عزّت کی نظر سے دیکھتا ہے نہ بُرا کہتا ہے نہ بُرا سنتا ہے، نہ اوروں کی ہتک کرتا ہے نہ ذِلت اٹھاتا ہے۔

۵ جو شخص اوروں کو چھیڑتا، ستاتا گالیاں دیتا ہے وہ خود بھی سنتا ہے۔ بَدذات آدمی کی ہر بات کا ہرگز جواب نہ دو۔ نہ اس کے پاس بیٹھو۔ ایسے شریروں کی صحبت تم کو بھی کمینہ پَن کی باتیں سکھا دے گی۔ پھر کوئی تمہاری عزّت نہ کرے گا۔

بُد کی صحبت میں مت بیٹھو اسکا ہے انجام بُرا
بَد نہ بنے تو بد کہلائے بد اچھا بدنام بُرا

یاد کرو ہجّے اور معنی

تعجب ہتک شریر صلاح

۲۵ رخصت کی عرضی

جناب عالی!

کل سے میری آنکھیں آگئی ہیں، آج صبح ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں علاج کے واسطے گیا تو انھوں نے دوا لگا دی اور کتاب کے دیکھنے یا دھوپ کی طرف نظر کرنے کو بالکل منع فرمایا، اس لیے مدرسے میں حاضر نہ ہو سکا۔

حضور کی مہربانی سے اُمید ہے کہ غیر حاضری معاف کی جائے اور ۲ دو روز کی رخصت جو ڈاکٹر صاحب نے تجویز کی ہے منظور فرمائی جائے

عرضی

کمترین نین سنگھ طالب علم درجہ ۶ مدرسہ تحصیل۔ سردھنہ۔ ضلع میرٹھ ۱۲ جولائی ۱۸۹۳ء

یاد کرو ہجے اور معنی

منع — حضور — معاف — تجویز

۲۶ کتّا اور اُس کی پرچھائیں

(از مؤلّف)

منھ میں ٹکڑا لیے ہوئے کتّا — ایک دریا کو تیر کر اُترا

پانی آئینہ سا رہا تھا چمک — نظر آتی تھی تہ کی مٹی تک

اپنی پرچھائیں پر کیا جو غور — اس کو سمجھا کہ ہے یہ کتّا اور

منھ میں ٹکڑا دبا رہا ہے یہ — گہرے پانی میں جا رہا ہے یہ

حرص نے ایسا بے قرار کیا — جھٹ سے غرّا کے اس پہ وار کیا

جونہی ٹکڑے پہ اس کے منہ مارا | اپنا ٹکڑا بھی کھو دیا سارا
واں نہ ٹکڑا نہ اور کتا تھا | وہم تھا وہم کے سوا کیا تھا
یونہی جتنے ہیں لالچی نادان | کر کے لالچ اٹھاتے ہیں نقصان
باندھتے ہیں کہاں کہاں کے خیال | ہیں وہ کھو بیٹھتے گرہ کا مال

یاد کر و ہجّے اور معنی

غَوْر | حِرْص | وِہْم | نقصان

۲۷ چغل خوری

۱۔ چغل خوری سخت عیب ہے، کبھی کبھی اس سے بڑا فتنہ فساد برپا ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو ناحق تکلیف اور نقصان پہنچتا ہے، جب چغل خور کی قلعی کھل جاتی ہے تو اس کو بے حد ندامت اٹھانی پڑتی ہے

۲۔ چغل خوری یہ ہی نہیں کہ ایک کی بات دوسرے سے جا لگا دی بلکہ کسی شخص کا کوئی کام ہو جس کے ظاہر کرنے سے اس کے دل کو تکلیف پہنچے، اس کا ظاہر کرنا بھی چغل خوری ہے۔ ہاتھ یا آنکھ کے اشارے سے اور لکھنے سے بھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ چور کی چوری یا دغا باز کی دغا بازی کا ظاہر کرنا، چغل خوری میں داخل نہیں ہے۔ ایسی باتوں کا ظاہر کرنا بے شک روا ہے، کیوں کہ ان کے چھپانے سے لوگوں کا نقصان ہوتا ہے۔

۴۔ چغل خور کی بات پر کبھی یقین نہ لاؤ۔ اس کے کہنے سے کسی کی طرف بدگمانی مت کرو۔ چغل خور سے ہمیشہ نفرت رکھو، تمہارے

رُو برُو کسی کی چغلی کرے تو منع کردو کہ یہ بات بڑا کام ہے۔
۵۔ اگر تم جانتے ہو کہ فلاں شخص چغل خور ہے تو اس کا عیب اور لوگوں کے سامنے بیان نہ کرو، اگر تم بیان کرو گے تو اسی طرح تم بھی چغل خور بن جاؤ گے۔

شعر

چغلی ہے برا کام بچو اس سے ہمیشہ — جو لوگ ہیں بے شرم انھیں کا ہے یہ پیشہ
یہ لت ہے بُری اس سے نہیں ہاتھ کچھ آتا — اکثر تو چغلخور ہے ذلت ہی اٹھاتا

یاد کرو ہجے اور معنی

فِتنہ — فساد — نِدامَت — روا

(۲۸) چھوٹی چیونٹی

از مؤلّف

بڑی عاقلہ ہے بہت دور بین ہے — کہ فکر اپنی روزی کا تیرے تئیں ہے
اس دھن میں پہنچی کہیں سے کہیں ہے — کبھی اپنے دھندے سے غافل نہیں ہے

اری چھوٹی چیونٹی! تجھے آفریں ہے

نہیں کام سے شام تک تجھ کو فرصت — ذرا سی تو جاں اور اس پر یہ محنت
بہت جھیلتی ہے مشقت مصیبت — نہیں ہارتی پر کبھی اپنی ہمّت

اری چھوٹی چیونٹی! تجھے آفریں ہے

کبھی کام تو نے ادھورا نہ چھوڑا — کبھی تو نے تکلیف سے منہ نہ موڑا
بہت کام تو نے کیا تھوڑا تھوڑا — ذخیرہ یہ جاڑے کی خاطر ہے جوڑا

اری چھوٹی چیونٹی! تجھے آفریں ہے

جو گرمی کی رت میں نہ کرتی کمائی
تو جاڑے کے موسم میں مرتی بن آئی
تجھے ہوشیاری یہ کس نے سکھائی
سمجھتی ہے اپنی برائی بھلائی
اری چھوٹی چیونٹی! تجھے آفریں ہے

نہ کھو وقت سستی میں مہلت ہے تھوڑی
وہی کام کر جس سے مالک ہو راضی
کہ جس نے تجھے زندگانی عطا کی
یہ عمدہ سبق ہم کو دیتی ہے چیونٹی
اری چھوٹی چیونٹی! تجھے آفریں ہے

یاد کرو ہجے اور معنی

عَاقلہ	عَطَا	عُمدہ	آفریں
مشقّت	دُورِ بیں	ذَخیرہ	مُہلَت

(۲۹) سستی اور چالاکی

۱۔ جو آدمی وقت پر کام نہیں کرتا وہ سست یا کاہل کہلاتا ہے ایسا آدمی عزّت یا نیک نامی حاصل نہیں کر سکتا، یہ خراب عادت اس کو ہمیشہ ذلیل و خوار رکھتی ہے۔

۲۔ سست آدمی اکثر خیال کرتا ہے کہ ابھی وقت بہت ہے ذرا ٹھیر کر کام شروع کریں گے۔ اسی سوچ بچار میں کام کا وقت نکل جاتا ہے۔

۳۔ چالاک آدمی وقت کو نہیں ٹالتا، وہ فوراً اپنے کام میں مشغول ہو جاتا ہے، جب تک کام کو پورا نہیں کر لیتا اس کے دل کو چین نہیں آتا، ایسا آدمی ہمیشہ عزّت پاتا اور فائدہ اُٹھاتا ہے۔

۴۔ جو لڑکے سستی اور کاہلی میں اپنا وقت کھو دیتے ہیں، وہ روز کا

سبق روز یاد کر کے نہیں لاتے، استاد کو اچھی طرح آموختہ نہیں سناتے، اسی واسطے سزا پاتے ہیں۔

۵۔ اگر تم ایک لائق طالب علم بننا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو کاہلی کی خراب عادت سے بچاؤ۔ صبح سویرے آنکھ کھل جائے تو پڑے پڑے کروٹیں نہ بدلا کرو، فوراً بستر سے الگ ہو جاؤ۔ اور اپنے کام میں جی لگاؤ، وقت اتنا تنگ نہیں ہے جتنا کہ تم کاہلی سے اس کو تنگ بنا دیتے ہو۔

وقت میں تنگی فراخی دونوں ہیں جیسے ربڑ
کھینچنے سے بڑھتی ہے، چھوڑے سے جاتی ہے سکڑ

یاد کرو ہجے اور معنی

مشغول آموختہ فراخی مقدمہ ناشتہ

نقل

۶۔ ایک کاہل آدمی سے کسی نے پوچھا، کیوں صاحب اتنے دن چڑھے تک آپ بستر پر پڑے پڑے کیا کیا کرتے ہیں۔

۷۔ کاہل نے جواب دیا کہ میں ایک بڑے بھاری مقدمہ کے فیصلے میں مصروف رہتا ہوں، کاہلی کہتی ہے کہ، ابھی اٹھنا بے فائدہ ہے، ذرا آرام کرو۔ چالاکی کہتی ہے کہ فوراً اٹھو، نہیں تو وقت چلا! پھر دونوں اپنے اپنے قول کی دلیلیں پیش کرتی ہیں، میں دونوں کا بیان بہت غور سے سنتا رہتا ہوں اور ابھی کچھ فیصلہ نہیں کرنے پاتا کہ ناشتے کا وقت ہو جاتا ہے۔

۸۔ اس آدمی نے کہا! حضرت ایسا ہی مقدمہ ہے تو نہ کبھی اس کا فیصلہ ہوگا نہ آپ وقت پر اُٹھ سکیں گے۔

گھوڑ دوڑ میں گدائی کی بازی تھی ایک دن تازی پہ کوئی ترکی پہ اپنے سوار تھا
جو ہچکچا کے رہ گیا سو رہ گیا اِدھر جس نے لگائی ایڑ وہ خندق کے پار تھا

یاد کرو ہجے اور معنی

قول تازی فیصلہ ترکی

۳۰ ایک گھوڑا اور سایہ

از مؤلف

ایک گھوڑا تھا نہایت عیب دار اپنے سایہ سے بدکتا بار بار
اس سے مالک نے خفا ہو کر کہا سن تو احمق جس سے تو ہے ڈر رہا
جسم رکھتا ہے نہ اس کے جان ہے تو بڑا ڈرپوک اور نادان ہے
یوں دیا گھوڑے نے مالک کو جواب سچ کہا یہ آپ نے لیکن جناب
آدمی سے بڑھ کے میں وہمی نہیں ان ہوئی باتوں کا جس کو ہے یقیں
بھوت کا قصہ کہانی کے سوا کچھ نشاں گھر میں نہ جنگل میں پتا
بھوت سے ڈرنا بھی کوئی بات ہے کیا ہی وہمی آدمی کی ذات ہے
سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے نظر کیا عجب ہے جو ہوا مجھ پر اثر
اپنے دکھ کا کیجئے اوّل علاج دوسروں کا پوچھیئے پیچھے مزاج

یاد کرو ہجے اور معنی

عیب خفا اثر

(۳۱) لِکھنا پڑھنا

۱۔ لِکھنا پڑھنا نہایت مفید ہنر ہے۔ اس ہنر سے آدمی کو بڑی قوّت حاصل ہو جاتی ہے، بہت سی ضروری باتیں ہیں جن کو انسان یاد نہیں رکھ سکتا۔ یاد کے نقصان کا علاج اسی ہنر سے ہو سکتا ہے، جو لوگ اس ہنر کو اچھی طرح کام میں لاتے ہیں، ان کے تمام کام بہت خوبی اور آسانی سے انجام پاتے ہیں۔

۲۔ جو آدمی لکھنا پڑھنا جانتے ہیں وہ اپنی آمد و خرچ کا، لین دین کا، تجارت کا حساب و کتاب لکھ لیتے ہیں۔ نبیوں کا قول ہے۔

پہلے لکھ اور پیچھے دے بھول پڑے کاغذ سے لے

۳۔ کبھی بھول چوک سے کبھی بد دیانتی سے آپس میں جھگڑا فساد ہو جاتا ہے، اس فساد کو مٹانے کے واسطے اقرار نامہ، پٹہ، قبولیت، تمسک بیعنامہ، وصیت نامہ لکھا جاتا ہے۔

۴۔ سلطنت کا کام بھی اسی ہنر سے رونق پاتا ہے، سزا، قانون، انتظام کے قاعدے، حق حقوق، مقدموں کے فیصلے لکھے جاتے ہیں، گاؤں گاؤں کا دستور، کھیت، کھیت کا رقبہ، پیداوار، محصول، سب سرکاری دفتروں میں تحریر ہوتا ہے۔

۵۔ اس ہنر کے جاننے والے دور بیٹھے آپس میں گفتگو کر سکتے ہیں، پروانہ، عرضی، خط، رقعہ بھیج کر اپنا خیال ایک دوسرے پر ظاہر کر دیتے ہیں۔

۶۔ اس ہنر کے وسیلے سے صدہا برس کے مردوں کی آواز ہمارے کان میں آرہی ہے۔ ان کے نیک و بد کام ان کے برے بھلے خیال انکا علم و ہنر، ان کی شجاعت، ان کا غم و غصہ، ان کی خوش بیانی ان کی نصیحتیں یہ سب باتیں ان کی لکھی ہوئی کتابوں سے اس طرح سنائی دیتی ہیں جسطرح اُن کی زبان سے سنتے۔

۷۔ افسوس ہے کہ بُرے آدمی اس اچھے ہنر کو بھی بُرا بنا دیتے ہیں۔ فریبی اور دغا باز آدمی جعل کرتے ہیں، جھوٹی باتیں لکھتے ہیں۔ نادان آدمی کتابوں میں حماقت اور بے حیائی کی باتیں تحریر کرتے ہیں۔ بری کتابوں کا پڑھنا بھی ایسا ہی بُرا ہے جیسا بُرے آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنا۔

یاد کرو ہجے اور معنی

تحریر جعل صدہا حماقت شجاعت

(۳۲) کاموں کی تقسیم

۱۔ ہر شخص کو زندگی بسر کرنے کے لئے خوراک، لباس اور مکان کی ضرورت ہے، لیکن ہر ایک شخص وہ سب کے سب پیشے اور کام نہیں سیکھ سکتا، جن سے یہ ضروری چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

۲۔ ہر آدمی کو لوہار، بڑھئی، کسان چمار، جولاہا، درزی اور معمار ان سب کا پیشہ اختیار کرنا دشوار ہے، اسی واسطے ہر شخص اپنی پسند کے موافق ایک پیشہ اختیار کرتا ہے۔

۳۔ کوئی شخص لوہار کا کام کرتا ہے، لوہے کے اوزار ہتھیار یا برتن

بناتا ہے، کوئی وکیل ہے جو قانون کے موافق حاکم سے انصاف چاہتا ہے۔ کوئی طبیب ہے جو بیماریوں کو پہچانتا اور ان کا علاج کرتا ہے، کوئی سپاہی ہے جو ہتھیار باندھ کر غنیم کا مقابلہ کرتا ہے۔

۴۔ جب کوئی آدمی ایک ہی قسم کا کام یا پیشہ کرتا رہتا ہے تو رفتہ رفتہ وہ بڑا ہنرمند اور استاد بن سکتا ہے۔ وہ اپنی دانائی اور مہارت سے اس کام کو زیادہ مفید بنا سکتا ہے، اور اس کے انجام دینے کا بہتر طریقہ ایجاد کر سکتا ہے۔

۵۔ کاموں کی تقسیم سے انسانی گروہ کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ تقسیم نہ ہوتی تو کوئی پیشہ اور ہنر ترقی نہ پاتا بلکہ ہر کام ناقص رہتا اور دیر میں ہوتا۔

یاد کرو ہجے اور معنی

خُورَاک	تَرَقّی	غَنِیم	مِعْمَار	اختیار
طَبِیب	لِبَاس	نَاقِص	مَہَارَت	اِیجَاد

(۳۳) تجارت

۱۔ ہر آدمی کوئی کام یا پیشہ کرتا ہے اور اپنی محنت کی پیداوار یا اپنی کمائی کو دوسرے پیشہ والوں سے ضروریات کے وقت بدل لیتا ہے۔

۲۔ اس مبادلہ کی ضرورت نے انسان کو تجارت کا پیشہ سکھایا یا ایک گروہ نے یہ کام اختیار کر لیا کہ وہ ہر ایک کاریگر اور پیشہ ور کا مال مول لیتا اور دوسروں کے ہاتھ بیچتا ہے۔ اسی کو بیوپار یا سوداگری یا تجارت کہتے ہیں۔

۳۔ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ وہ ایک شہر یا ملک میں پیدا ہوتی اور بنائی

جاتی ہیں، دوسرے شہروں اور ملکوں میں جاکر بکتی ہیں، کیونکہ وہاں انکی خواہش زیادہ ہے۔

۴۔ اگر کاریگر یا پیشہ ور اپنا اپنا مال لیکر خود ہی فروخت کرتے پھرا کرتے تو ان کا بڑا ہرج ہوتا۔ جب بیچنے کے لئے ان کو سفر کرنا پڑتا تو کچھ عرصہ تک ضرور ان کا کام بند رہتا۔

۵۔ سوداگر یا تاجر پیشہ وروں سے خریدتا اور گاہکوں کے ساتھ بیچ ڈالتا ہے۔ ایک جگہ کا مال دوسری جگہ لے جاتا ہے، جہاں زیادہ خواہش ہے وہاں پہنچاتا ہے، پیشہ وروں اور خریداروں کا وقت بچاتا ہے اسکے عوض میں خود بھی نفع اٹھاتا ہے۔

۶۔ سوداگری نہایت ضروری اور عمدہ پیشہ ہے، جس قدر تجارت بڑھتی جاتی ہے، اسی قدر صنعت اور پیشے کو رونق ہے، آدمیوں کو محنت کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے، ان کی کمائی اور دولت ترقی پاتی ہے۔

یاد کرو ہجے اور معنی

مُبادلہ	خواہش	ہرج	خریدار
پیشہ ور	فروخت	صنعت	عوض

(۳۴) سکّہ

۱۔ دھات کے ہموزن ٹکڑے جن پر کسی حاکم یا بادشاہ کے نام کا ٹھپّہ ہوتا ہے، وہ سکّے کہلاتے ہیں، جیسے آج کل پائی، پیسہ، ادھنا تانبے کا سکّہ ہے، دونّی، چونّی، اٹھنّی اور روپیہ، چاندی کا۔ اشرفی سونے کی۔

۲۔ حاکم یا بادشاہ کے نام کا ٹھپّہ اس بات کی سند اور ضمانت ہے۔ کہ سکّہ

کھری دھات کا ہے اور جو وزن اس کا معین ہے اس میں پورا ہے جو لوگ کھوٹے سکّے بناتے اور چلاتے ہیں وہ حاکم کے حکم سے سزا پاتے ہیں۔

۳۔ جب تک سکّہ کا رواج نہ ہوا تھا چیزوں سے چیزوں کا مبادلہ ہوتا تھا جس طرح گاؤں اور قصبوں میں ضرورت کے وقت اب بھی ہوتا ہے غلّہ دیکر ترکاری خریدتے ہیں، کپاس کے بدلے گھی، تیل اور نمک لے آتے ہیں

۴۔ سکّے بغیر روزمرہ کے چھوٹے موٹے لین دین تو ہو سکتے ہیں مگر بڑی تجارتوں کا چلن ممکن نہیں خاص کر بڑے شہروں میں جہاں طرح طرح کے پیشے ہوتے ہیں، سکّے کی سخت ضرورت ہے۔

۵۔ اگر سکّے کی چلن نہ رہے تو تم خیال کر سکتے ہو کہ سرکاری خزانہ میں روپے کے توڑوں کے بجائے کیا ہو؟ ہر قسم کا غلّہ، میوے ترکاریاں ہر جنس کے چوپائے ہر طرح کے اسباب اور کاٹھ کباڑ محصول کے طور پر جمع ہوا کرے اور وہی سب سرکاری ملازموں کی تنخواہ میں تقسیم ہو۔

۶۔ اگر سکّے نہ ہوتے تو ایک من گیہوں یا چنا اور گھی خریدنے کے واسطے اپلوں کا مالک پوری دو گاڑی بھر کر منڈی لے جایا کرتا۔ اسی طرح بڑے بڑے حاکموں کو ان کی تنخواہ کے طور پر غلّہ اور اسباب دیا جاتا تو اس کے رکھنے کو ان کا مکان ہرگز کافی نہ ہوتا۔

۷۔ سکّے سے تجارت اور لین دین میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ ہر شخص اپنی محنت یا اپنے مال کے عوض میں سکّہ لے لیتا ہے اور جب چاہتا ہے ان کے بدلے میں اپنی خواہش اور ضرورت کے موافق ہر چیز خرید سکتا ہے۔

۸۔ دھات اور سب چیزوں سے زیادہ مضبوط اور وزنی ہوتی ہے وزنی ہم اس چیز کو کہتے ہیں جو جگہ کم گھیرتی ہے، تمام دھاتوں میں تانبا

چاندی اور سونا بہت اچھے ہیں۔ اسی واسطے ان کا سکّہ بنایا جاتا ہے۔

یاد کرو ہجے اور معنی

سند ضمانت معین ملازم سہولت

(۳۵) گفتگو کے آداب

۱۔ ہمیشہ مناسب آواز سے گفتگو کیا کرو، نہ تو اتنی دھیمی ہو کہ سنائی نہ دے اور نہ اتنی سخت ہو کہ سننے والے کو ناگوار گزرے۔ بولنے میں اس قدر تیز اور شتابی نہ کرو کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔ نہ اس قدر رُک رُک کر بولو کہ سننے والے کا جی اکتا جائے۔

۲۔ جب کسی سے گفتگو کرنا چاہو تو اوّل موقع اور وقت کو دیکھ لو، بات کیسی ہی اچھی یا ضروری ہو لیکن بے موقع یا بے وقت کہو گے تو ضرور بری معلوم ہوگی۔

۳۔ کسی شخص سے ایسی بات نہ کہو جسکو وہ سمجھ نہ سکے، یا جس کے سننے کی اسکو رغبت نہ ہو یا جس کے سننے سے اس کے دل کو رنج اور صدمہ پہنچے،

چھری کا تیر کا تلوار کا تو گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زباں کا رہا ہمیشہ ہرا

۴۔ کسی کی بات کاٹنا سخت عیب ہے۔ جب تک دوسرے شخص کی گفتگو ختم نہ ہولے تم ہرگز شروع نہ کرو البتہ کوئی سخت ضرورت ہو تو اوّل اس شخص سے معافی مانگو تب بات کہو۔

یہ بھی بڑی حماقت ہے کہ پوچھیں اور سے جواب دینے لگو تم،

۵۔ بات کو زبان سے پیچھے نکالو، پہلے اس کو سوچ لیا کرو، بن سوچے

بولنا بے وقوفی ہے، ایک ہی بات کو بار بار کہنا، ایک ہی لفظ کو دہرانا نہ چاہیئے۔ بات بات پر ہاتھ ہلانا، منھ بنانا، آنکھیں مٹکانا، بھوئوں سے اشارہ کرنا بھی بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔

۶۔ گفتگو کے وقت بہت تیزی اور غصّہ ظاہر کرنا۔ سخت لفظ بولنا گڑگڑانا ہاتھ جوڑ کر بات کہنا بے حیائی اور مسخرے پن کی باتیں زبان پر لانا، اپنے منھ سے اپنی تعریف کرنا بڑا ذلیل کام ہے، اس سے ہمیشہ پرہیز کرو۔

۷۔ ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا کرو جن کی سچائی میں تم کو آپ شک ہو، اگر اتفاق سے ایسی بات کہنی پڑے تو اس کے ساتھ ہی اپنا شک ظاہر کر دو، کسی کے اعتقاد یا مذہب یا بزرگوں کی شان میں بُرا لفظ ہرگز زبان پر نہ لاؤ۔

۸۔ بزرگوں یا حاکموں سے گفتگو کرنی ہو تو اوّل ان سے اجازت چاہیں، جب اجازت دیں تو ادب کے ساتھ بات چیت کرو، بات کو بنا کر یا بڑھا کر نہ کہو، صاف اور مختصر کہو۔

۹۔ جب چھوٹوں سے گفتگو کرو تو نرمی اور مہربانی سے کرو، غرور اور شیخی نہ جتاؤ، کوئی حقارت کا لفظ نہ بولو، کسی قصور پر ملامت کرنی ہو تو ہمیشہ تنہائی میں کرو۔

۱۰۔ دوستوں کے جلسے میں بیٹھ کر بے ہودہ گپّیں نہ ہانکو جو بات ہو ایسی ہو کہ اس سے تم یا تمہارے دوست کو فائدہ پہنچے، جس بات سے نفع نہ ہو اس کے کہنے سے چُپ رہنا بہتر ہے۔ ایسی بحث کبھی نہ چھیڑو جس سے دوستوں کے دل کھٹے ہو جائیں اور دوستی میں خلل پڑے، کبھی کبھی ہنسی اور دل لگی کی بات کا بھی مضائقہ نہیں مگر اس کی عادت نہ ڈالو۔

جو بات کہو صاف ہو، ستھری ہو بھلی ہو
کڑوی نہ ہو کھٹی نہ ہو، مصری کی ڈلی ہو

یاد کرو ہجے اور معنی

موقع	ناگوار	اجازت	رغبت
مذہب	اعتقاد	شتابی	مختصر

(۳۶) بچہ اور ماں

اچھی اماں مجھے بتادو ابھی
کیوں ہے بچہ کی ماںتا اتنی
تم کو بچہ سے کیوں یہ الفت ہے
کس لئے اس قدر محبت ہے
ماں نے بچے کو یوں جواب دیا
حیف! تم جانتے نہیں بیٹا!
کیسا لیٹا ہے یہ خوش و خرم
نہ کوئی فکر ہے نہ کوئی غم!
نہ تو روتا نہ بلبلاتا ہے
گود میں کیا ہمک کے آتا ہے
مسکراتا ہے کیا ہی خوش ہو کر
جیسے چڑیا مگن ہو ڈالی پر
جب کے سونے کا وقت آتا ہے
میرے سینے سے چمٹا جاتا ہے
جب کہ آنکھوں میں نیند آتی ہے
بستر اس کا میری چھاتی ہے
نیند لے کر ہنسی خوشی سے اٹھا
پھول گویا کھلا چنبیلی کا
لگ گئی بھوک کہہ نہیں سکتا
پیاری نظروں سے ہے مجھے تکتا
پیار کا میرے بس یہی ہے سبب
نہیں آتا بیان میں مطلب

یاد کرو ہجے اور معنی

مُحبّت	حَیف	جُرم	بَیان	مَطلَب

(۳۷) ماں اور بچّہ

بولی بچّے سے ماں مرے پیارے
صدقے اماں جواب دو بارے
کہ ہے بچّے کو ماں سے الفت ہے
رکھتا ہے اس قدر محبّت کیوں!
دیا بچّے یوں جواب سنو!
اے ہے اماں خبر نہیں تم کو!
مجھ کو تکلیف سے بچاتی ہو
پیار سے گود میں بٹھاتی ہو
جی مرا بدمزہ اگر ہو جائے
میرے دکھ کا تمہیں اثر ہو جائے
مجھ کو ہو درد تم کو حیرانی
چپکے چپکے کرو نگہبانی!
پیار کرتی ہو منہ دھلاتی ہو
اچھے کھانے مجھے کھلاتی ہو
اور سب سے جو آرہے ہیں نظر
تم زیادہ ہو مہربان مجھ پر
جانتا ہوں زیادہ سب سے تمہیں
چاہتا ہوں اسی سبب سے تمہیں
پیاری امّاں کہا نہیں جاتا
نہیں مطلب بیان میں آتا

یاد کرو ہجے اور معنی

بارے　　اُلفت　　حیرانی　　جی بدمزہ ہونا

(۳۸) حکایت

۱۔ ایک بار لقمان حکیم کو زمانے کی گردش نے کسی کسان کا غلام بنا دیا، جو سخت جاہل اور نہایت غافل آدمی تھا۔

۲۔ حکیم نے آقا کو نصیحت کرنی چاہی مگر سوچا کہ یوں زبانی باتوں سے اس کے مُردہ دل پر کچھ اثر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا، اس لئے مناسب

موقع کا منتظر رہا۔

۳۔ ایک روز آقا نے یہ حکم دیا کہ جاؤ! کھیت میں گیہوں بو دو۔ حکیم نے فوراً جو لے کر بکھیر دیئے۔ مگر مالک اس وقت دیکھنے کو نکلا جب کھیتی تیاری کے قریب پہنچ گئی تھی۔

۴۔ اس نے اپنے حکم کے برخلاف گیہوں کے بجائے جو اُگے ہوئے پائے تو نہایت غضبناک ہو کر غلام سے پوچھا۔ کیا میں نے تجھ سے گیہوں بونے کی فرمائش نہیں کی تھی۔

۵۔ حکیم نے جواب دیا، حضور! بے شک میں نے آپ کے حکم کے خلاف جو بو دیئے لیکن مجھ کو امید یہ ہی ہے کہ غلّہ اٹھانے کے وقت ہم یہاں سے گیہوں سمیٹ کر لے جائیں گے۔

۶۔ اس جواب نے کسان کے غصّہ کو اور بھی زیادہ بھڑکا دیا۔ وہ غضب ناک ہو کر بولا " کیا الٹی سمجھ کا آدمی ہے! بھلا یہ کب ممکن ہے کہ بوئیں جو اور کاٹیں گیہوں "

۷۔ اب حکیم کے نزدیک نصیحت کا مناسب موقع آ گیا تھا۔ اس نے نہایت نرمی سے کہا، حضرت! یہ بات تو میں نے آپ ہی کے طور طریق سے سیکھی ہے، کیونکہ میں ہمیشہ دیکھتا ہوں کہ آپ گناہ اور بدی میں مصروف رہتے ہیں، لیکن پھر بھی خدا سے جزائے خیر کے امیدوار ہیں۔

نتیجہ کیونکر اچھا ہو نہ ہو جبتک عمل اچھا ۔۔۔ نہیں بوتا ہے تخم اچھا تو کب پاؤ گے پھل اچھا
کرو مت آج کل حضرت بُرائی کو ابھی چھوڑو ۔۔۔ نہیں جو کام اچھا وہ نہ آج اچھا نہ کل اچھا
بُرے کر کے بھی کرنے اور توقع نیکنامی کی ۔۔۔ دماغ اچھا سنوارو تم نہیں ہے یہ خلل اچھا

جو ہو جائے خطا کوئی کہ آخر آدمی ہو تم
تو جتنا جلد ممکن ہو، کرو اس کا بدل اچھا

"یاد کرو ہجے" اور معنی

جزا غضبناک خیر منتظر توقع

حکایت (۳۹)

۱۔ ایک جوڑا مرغابیوں کا اور ایک کچھوا مدت سے ایک ہی تالاب میں بسر کرتے تھے، ہمسائیگی کے باعث آپس میں نہایت پیار اخلاص ہو گیا تھا۔

۲۔ ایک بار ایسی خشک سالی ہوئی کہ ناچار، مرغابیوں کو وہاں سے کوچ کرنا پڑا، وہ بہت افسوس کے ساتھ اپنے عزیز ہمسایہ سے رخصت ہونے لگیں، کچھوا ان کی جدائی سے نہایت غمگین ہو کر منت کرنے لگا کہ مجھ کو بھی اپنے ہمراہ لے چلو!

۳۔ مرغابیوں نے اس عجیب درخواست کے منظور کرنے سے عذر کیا کہ "ہم زمین پر چل نہیں سکتے، تو ہوا پر اڑ نہیں سکتا پھر ہمارا تیرا ساتھ ہو تو کیوں کر ہو۔

۴۔ آخر کار دوست کی خاطر سے دونوں مرغابیوں نے ایک لکڑی اپنے پنجوں میں لی اور کچھوئے سے کہا کہ اس کو منہ میں پکڑ کر لٹک جا، لیکن رستے میں بولا تو، تو جانے گا۔

۵۔ جب کہ مرغابیاں کچھوے کو اڑا لیے جاتی تھیں، اتفاقاً ایک شہر

کے اوپر سے گزر ہوا۔ لوگوں نے یہ انوکھا تماشا دیکھ کر بہت شور و غُل مچایا، اس وقت بے وقوف کچھوے سے خاموش نہ رہا گیا۔ غل مچانے والوں کو جواب دینے کا ارادہ کیا، بات کا شروع کرنا تھا کہ لکڑی اس کے منھ سے چھوٹ گئی، وہ دھم سے نیچے گرا اور گرتے ہی بے دم ہو گیا۔

۶۔ مرغابیوں نے اس نافہم دوست کی حالت پر بہت افسوس کیا اور یوں کہتی ہوئی اُڑ چلی گئیں، جو داناؤں دوستوں کی نصیحت پر عمل نہیں کرتا اس کی ایسی ہی بُری گت ہوتی ہے ۔

قطعہ

اس سے دنیا میں نہیں کوئی زیادہ بدبخت جو نہ دانا ہو نہ داناؤں کا مانے کہنا
آج آفت سے بچی جان تو کل خیر نہیں ایسے نادان کا مشکل ہے سلامت رہنا

یاد کرو ہجے اور معنی

بسر کرنا اخلاص خشک سالی باعث ہمسائگی

حکایت (۴۰)

۱۔ ایک دن باز نے کہا، میاں مُرغے! تم بڑے ہی بے وفا بے مروّت اور ناشکرے ہو! دیکھو آدمی کس محبت سے تم کو پالتے ہیں۔ دانہ پانی کی خبر لیتے ہیں۔ پھر بھی تمہارا یہ حال ہے کہ مالک پکڑنا چاہتا ہے تو بھاگے بھاگے پھرتے ہو، خود بھی تھکتے ہو اور مالک کو دق کرتے ہو۔

۲۔ مجھ کو دیکھو! جنگل کا پکھیرو، پہاڑ کا پرند، ہوا پر اُڑنے والا۔ مگر

جہاں دو چار دن رہا آدمیوں میں بس ان کی خو سے واقف ہوا اور
ان کا نمک کھایا، پھر تو ایسا مطیع اور فرماں بردار ہوتا ہوں کہ اشاروں پر
کام کرتا ہوں، جب شکار پر چھوڑتے ہیں تو پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے کا
اشارہ پایا خوشی خوشی اڑتا چلا آیا۔

۳۔ مرغے نے جواب دیا، میاں باز! اس میں شک نہیں کہ تم بڑے
شکاری ہو، بلند ہمت ہو چست و چالاک ہو، لیکن بھائی قصور معاف،
تم میں بات سمجھنے کی لیاقت ہے نہیں، اگر تم تھوڑا غور کرتے اور میری
اور اپنی حالت کا فرق پہچانتے تو ہر گز بے وفا اور کج ادائی کا طعنہ
مجھ کو نہ دیتے۔

۴۔ میں نے سیکڑوں مرغ حلال ہوتے اور سیخ پر بھنتے اپنی آنکھ سے
دیکھے ہیں، مگر تم نے کسی باز کو ذبح ہوتے یا کباب کئے جاتے دیکھا تو
کیا کبھی سنا بھی نہ ہوگا۔ اس صورت میں اگر میں چوکنا رہوں اور مالک
کی طرف سے میرے دل میں دُھڑ پکڑ ہو تو میں عقلمندوں کے نزدیک
ملامت کے قابل نہیں ہوں، اور تم اپنے آقا پر اطمینان رکھو تو کچھ تعریف
کے مستحق نہیں ہو۔

یاد کر دیجئے اور معنی

مطیع | کج ادائی | ملامت | مروّت

(۲۱) حرص و طمع

۱۔ جب بھوک پیاس گرمی سردی ستاتی ہے تو انسان کو خواہش

ہوتی ہے کہ ان تکلیفوں کو دور کرکے آرام حاصل کرے، اگر یہ خواہش نہ ہوتی تو زندگی دشوار ہو جاتی
۲۔ اکثر ہوتا ہے کہ آدمی صرف تکلیفوں کے دور کرنے پر قناعت نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنی خواہش کو حاجت سے زیادہ بڑھا دیتا ہے خواہش کا حد سے بڑھنا حرص وطمع کہلاتا ہے۔
۳۔ حریص آدمی کو آرام اور اطمینان کم نصیب ہوتا ہے جس قدر عیش کا سامان بڑھتا ہے حرص وطمع بھی بڑھتی جاتی ہے وہ ہمیشہ محتاج ہی رہتا ہے، کبھی خدا کا شکر نہیں کرتا۔
۴۔ حریص آدمی اپنی خواہشوں کا غلام ہوتا ہے، وہ لالچ میں اندھا بن جاتا ہے کہ انجام کو نہیں سوچتا، وہ اوروں کی حق تلفی کرتا اور اپنا بھلا چاہتا ہے۔
۵۔ جو آدمی حریص وطامع ہوتا ہے وہ دوسروں کی مدد بھی کم کرتا ہے اس لیے اس کے دوست کم ہوتے ہیں، وہ اوروں کی خوش حال دیکھ کر جل مرتا ہے۔ ان کی بدخواہی کرتا ہے، بدخواہی سے عداوت اور عداوت سے ہزار طرح کے فساد ہوتے ہیں اس لئے اس کا وقت جھگڑے بکھیڑے میں تلف ہوتا ہے۔ اتنی فرصت نہیں پاتا کہ کچھ کمال حاصل کرے۔
۶۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی بچوّں کو بھی حرص وطمع کا مرض لگ جاتا ہے۔ وہ نفیس کپڑا، لذیذ کھانا چاہتے ہیں۔ میسّر نہیں آتا تو ماں باپ کا دم ناک میں کرتے ہیں، آخر ان کی نظروں سے جاتے ہیں گھر میں کوئی ان کی عزّت نہیں کرتا۔

۷۔ جن بچوّں کو چٹورپن کی بُری لت پڑجاتی ہے وہ عِلم وہنر کے سیکھنے میں جی نہیں لگاتے وہ چوری اور بدنیتی بھی کرنے لگتے ہیں، جب تک اس بدعادت کو نہیں چھوڑتے ہمیشہ ذلیل وخوار رہتے ہیں۔

۸۔ جو ہمیشہ باحیا اور نیک بچے ہیں وہ اچھّے کھانے اچھے کپڑے پر جان نہیں دیتے، جو کچھ گھر میں میسّر آتا ہے، اس کو خوش ہو کر کھاتے پہنتے ہیں، ماں، باپ کا احسان مانتے اور خدا کا شکر کرتے ہیں۔

۹۔ بھوک پیاس ایک درد ہے، کھانا پینا اس کی دوا، گرمی، سردی یا موسم کی سختی ایک بیماری ہے، کپڑا لتّا اس کا علاج، دوا، اور علاج کو اتنا مت بڑھاؤ کہ وہ خود بیماری بن جاوے۔

یاد کرو ہجےّ اور معنی

قناعت　　تلف　　عداوت

اِحسان　　طامع

ہمسایہ (۴۲)

۱۔ انسان تنہا رہنے کے لئے نہیں بنایا گیا، اس کی حاجتیں ایسی ہیں جو ایک دوسرے کی مدد سے پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے انسان گروہ بنا کر رہتے اور ایک جگہ آباد ہوتے ہیں۔

۲۔ جن شخصوں کے گھر قریب ہوتے ہیں وہ ہمسائے کہلاتے ہیں جو نیک اور شریف آدمی ہیں وہ ہمیشہ اپنے ہمسائے کی مدد کرتے ہیں۔

۳۔ انسانوں میں بدتر وہ انسان ہے جس سے اس کا ہمسایہ ناراض ہو، ہمسایہ بُرا ہو یا بھلا اس کے ساتھ نیکی کرو۔ اگر نیک ہے تم نے اس کا حق ادا کیا، اگر بد ہے تو تم اس کی بدی سے محفوظ رہوگے۔ اس کو نصیحت نہ کرو، اس کے عیبوں کو اپنے عیبوں کی طرح چھپاؤ۔

۴۔ اگر اتفاقاً ہمسائے سے کچھ رنجش ہو جائے تو خاموشی کے ساتھ آپس میں فیصلہ کرو، عدالت میں نالش فریاد لے کر نہ جاؤ، کیونکہ عدالت کا فیصلہ بڑی قیمت میں حاصل ہوتا ہے، پھر بھی وہ دونوں کی کدورت کو دور نہیں کر سکتا۔

۵۔ جو سعادت مند بچّے ہیں وہ اپنے ہمسایوں کا کام کاج نہایت خوشی سے کرتے ہیں، پاس پڑوس کی غریب اور بیکس بوڑھیوں کا سودا سلف بازار سے لا دیتے ہیں اور وہ ان کو اپنے دل سے پیار کرتی اور دعائیں دیتی ہیں۔ خدا ایسے بچوں کی عمر میں برکت دیتا اور ان کو خوش نصیب بناتا ہے۔

یاد کرو ہجّے اور معنی

محفوظ سعادت فضیحت برکت کدورت

﴿۴۳﴾ نشست و برخاست کے آداب

۱۔ چلنے میں جلد بازی ہرگز نہ کرو، بے وجہ دوڑنا، جھپٹنا، چھچھوراپن ہے، لیکن اتنی سستی بھی نہ چاہئے کہ وقت ضائع ہو، سردی کے وقت تیز قدم اور گرمی کے وقت آہستہ چلنا مناسب ہے،

شیخی سے اکڑ کر یا نزاکت سے مٹک کر چلنا رذالوں کا طریقہ ہے،
جب چلو رستہ دیکھ کر چلو، بار بار پیچھے مڑ کر دیکھنا بیوقوفی ہے سواری
ہو تو ایسی تیز نہ ہانکو کہ کسی کو صدمہ یا تکلیف پہنچے۔
۲- بیٹھو تو پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھو، نہ کسی کی طرف پشت کرو، خاص
کر بزرگوں کی طرف سر کو یا ہاتھ کو زانوں رکھ کر نہ بیٹھو، یہ سستی کی
علامت ہے۔ جب حاکموں یا بزرگوں کے سامنے جاؤ، تو بلا اجازت
نہ بیٹھو، تپائی، کرسی یا مونڈھے پر نشست ہو تو پاؤں اٹھا کر نہ بیٹھو۔
۳- کوئی بے فائدہ حرکت نہ کرو۔ جیسے ہاتھ ہلانا، ناک یا منہ میں انگلی
دینا۔ کپڑے کو منہ میں لینا، انگلیاں چٹخانا، اگر جلسہ ہو تو انگڑائی جمائی
اور ڈکار لینے سے پرہیز کرو، بار بار تھوکنا بھی عیب ہے۔ ناک صاف
کرنے کی ضرورت ہو تو اس طرح صاف کرو کہ حاضرین نہ دیکھیں
نہ آواز سنیں، آستین یا دامن سے صاف کرنا بے تمیزی ہے اس
کے لئے رومال چاہیے۔
۴- جب کسی محفل، مجلس یا جلسے میں جاؤ تو ایسی جگہ بیٹھو، جو تمہارے
رتبے کے لائق ہو، اگر ناواقفیت سے بے موقع بیٹھ گئے ہو تو جب
معلوم ہو فوراً اپنی جگہ آہستگی سے واپس آؤ، اگر جگہ نہ ملے تو گھبرانا یا برا
ماننا نہ چاہیئے۔ چپ چاپ وہاں سے الگ ہو جاؤ۔
۵- غیروں کے روبرو سوائے ہاتھ پاؤں اور چہرے کے بدن کا کوئی
حصہ نہ کھولو، ناف سے لے کر زانو تک ہر وقت پوشیدہ رکھو، خواہ
جلسہ ہو خواہ تنہائی، البتہ ضرورت کے وقت مضائقہ نہیں، جیسے
غسل وغیرہ۔ غرض چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے میں کوئی حرکت

ایسی نہ ہو جس کو دیکھ کر کوئی نفرت کرے یا کسی کو تکلیف پہنچے۔

ادب سے ہی انسان ہے
ادب جو نہ سیکھے وہ حیوان ہے

جہاں میں ہو پیارا نہ کیوں کر ادب
کہ ہے آدمیت کا زیور ادب

نہ ہو جس کو اچھے بُرے کی تمیز
نہ وہ گھر میں پیارا نہ باہر عزیز

بٹھاتے نہیں بے ادب کو قریب
یہ سچ بات ہے، بے ادب بے نصیب

یاد کرو ہجے اور معنی

قریب رِذالہ فوراً نِشست زانو

۴۴ زراعت
(۱) پودے کے حصے

۱- پودا تم نے دیکھا تو ہے؟ جی ہاں! دیکھا ہے۔
اچھا بتاؤ تو سہی! پودا کسے کہتے ہیں؟ چھوٹے اور ملائم پیڑ کو پودا کہتے ہیں، وہ کس چیز پر اگتا ہے؟ زمین پر۔

۲- یہ پودا اکھیڑ لو، بتاؤ! اس حِصّے کو جو پیلا پیلا ہے اور جس
میں سوت کے سے ریشے ہوتے
ہیں زمین کے اندر، وہاں اس
کی کیا حالت ہوتی ہے؟ بڑھا
کرتی ہے۔
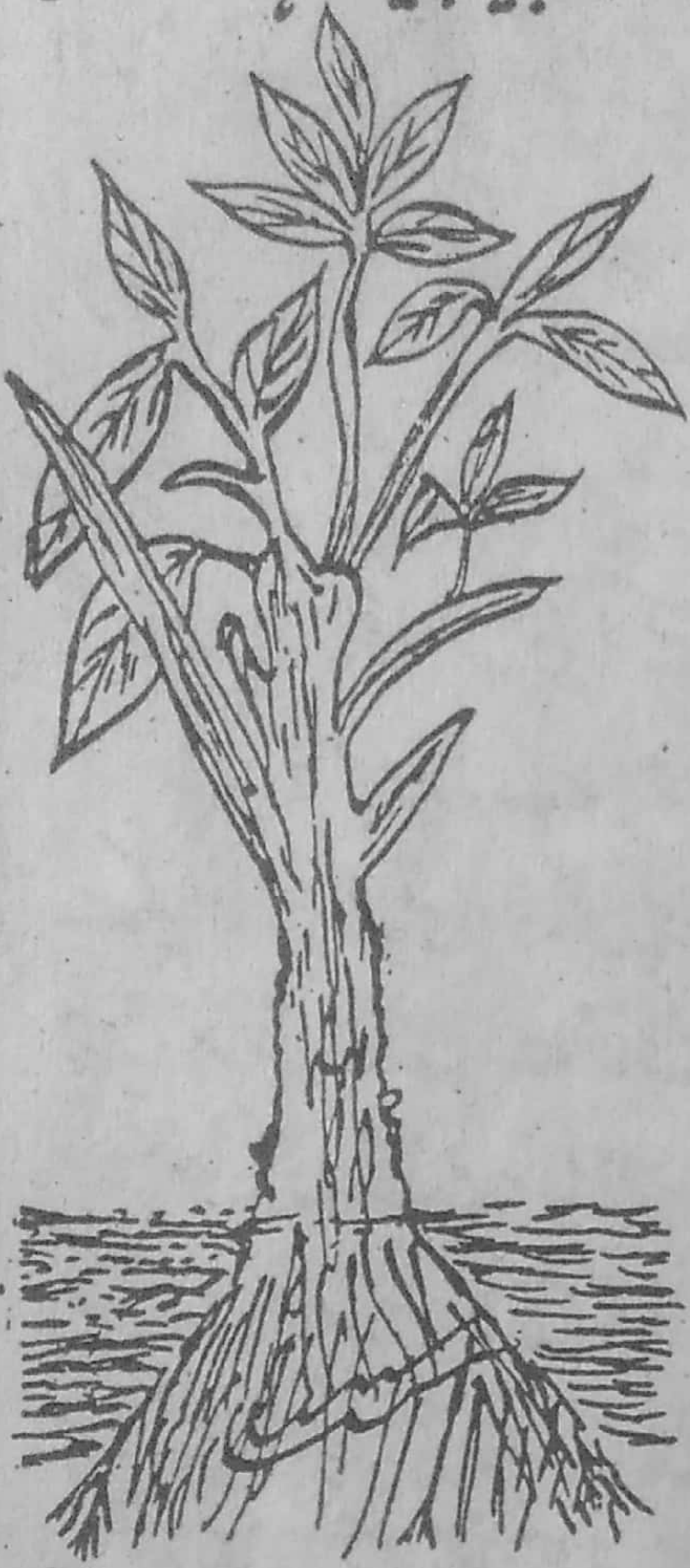
۳- اچھّا یہ بتاؤ جڑ کیا کام دیتی ہے؟
تم نہیں جانتے تو ہم سے سنو،
ایک تو پودے کو زمین تھامے رہتی
ہے۔ دوسرا کام اس کا یہ ہے کہ
پودے کے لئے زمین میں سے
خوراک حاصل کرتی ہے۔

۴- کیا پودے کو بھی کھانے پینے کی
حاجت ہے؟ بے شک اس کے بھی
جان ہے اور سب جانداروں کی طرح اس کی زندگی بھی کھانے پینے
پر ہے۔ اگر پودے کو غذا نہ ملے یا جڑ کاٹ ڈالو تو وہ مرجائے گا۔ پودے کا منہ کیا

نوٹ:- سب جانداروں کی زندگی کھانے پر موقوف ہے پودا بھی جاندار ہے۔ اس کی
زندگی بھی کھانے ہی سے ہے، پودا جس مقام پر پیدا ہوتا ہے اسی جگہ رہتا ہے، وہیں سے چھوٹے سے
بڑا ہوتا ہے اور آخر کار مر سڑ کر وہیں خاک میں مل جاتا ہے جہاں وہ ہوتا ہے اسی حصے
زمین سے اپنی غذا لیتا ہے اس کو غذا (کھاد) جڑ کے ذریعہ سے ملتی ہے
پودے کی جڑ کیسی ضروری چیز ہے۔

ہے؟ یہ ہی جڑ جس کے ذریعہ سے وہ اپنی خوراک زمین سے لیتا اور بڑھتا ہے اسکی غذا کو ہم کھاد یا کھات بولتے ہیں۔

(۲) پودے کے حصّے

۱۔ جڑ سے اوپر کا حِصّہ جو زمین سے نکلا ہوا ہے، کیسا سخت اور ہرے رنگ کا ہے بتاؤ اس کو کیا کہتے ہیں؟ جناب اس کو تنہ کہتے ہیں۔

۲۔ تنہ کیا کام دیتا ہے؛ وہ پتیاں اور پھول پیدا کرتا ہے، اچھا پتوّں سے کیا فائدہ؟ پتیاں بھی پودے کے لئے غذا حاصل کرتی ہیں۔ جس طرح جڑ زمین میں سے غذا لیتی ہے، اسی طرح پتیاں ہوا میں سے لیتی ہیں

۳۔ پھول بھی تنے پر پیدا ہوتے ہیں، رنگ برنگ کے اور بہت خوبصورت! تم جانتے ہو، پھول کا کام کیا ہے؟ پھول کا کام ہے پھل دینا، پھل میں بیج ہوتے ہیں، پکا بیج زمین میں بونے سے نیا پودا ہوتا ہے۔

۴۔ کسی پودے کا پکا بیج لو، زمین کھودو اور مٹّی کو نرم اور باریک کر کے اس میں بو دو تو کیا ہوگا؟ تین چار دن بعد وہی پودا پیدا ہوگا۔ جس کا بیج تم نے لویا تھا، گیہوں سے گیہوں کا پودا اُگا، چنے سے چنے کا۔

ہر جنس اپنی جنس پیدا کرتی ہے طلبہ کو خوب سمجھانا چاہیئے کہ صرف یہ ہی کام نہیں ہے کہ گیہوں کے بیج سے گیہوں یا لال گیہوں سے لال، سفید سے سفید اور سخت سے سخت پیدا ہوگا نہیں بلکہ جو بھلائی برائی ہوگی وہی اسکی پیداوار میں ہوگی، کمزور بیج کی پیداوار کمزور ہوتی ہے، غرض جیسا بوؤگے ویسا کاٹوگے۔

پودے کی غذا

۱۔ تم کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ پودے کی بھی جان ہے، کھانے ہی پر اس کی زندگی ہے اور اس کی خوراک کھاد یا زمین ہوتی ہے آؤ! اسے آزما کر دیکھیں۔

۲۔ یہ پودا اکھیڑ کر الگ رکھ دو، دیکھو! پتیاں کیسی مرجھا گئیں، پودا تو سوکھ ساکھ کر بالکل مردہ سا ہو گیا! تم سمجھے بھی یہ کیوں مرگیا۔ بیچارہ مرتا نہیں تو کیا کرتا، جڑ تو اُکھڑ ہی گئی جو زمین سے کھاد لے کر اس کو پہنچاتی تھی، اسی کے سہارے زندہ تھا، ہاں تو کھاد نہ ملنے سے مرا۔

۳۔ پودے کو پانی کی بھی بڑی ضرورت ہے، وہ اپنی غذا بغیر پانی کے زمین سے لے ہی نہیں سکتا۔ اس کا بھی امتحان کرو، مٹی کے دو برتنوں میں پودے لگاؤ۔ ایک برتن میں تو پانی دیتے رہو اس کا پودا خاصہ ہرا رہے گا، دوسرے برتن میں پانی کا قطرہ بھی نہ ڈالو تو اس کا پودا سوکھ کر مر جائے گا۔

نوٹ:۔ ایک برتن میں شکر دوسرے میں نمک، تیسرے میں طوطیا (ایک زہر ہے) میں مٹی گھولو اور کئی گھنٹے رکھا رہنے دو، مٹی تو بیٹھ جائے گی اور سب چیزیں پانی میں گھلی ملی رہیں گی، ان کو جدا جدا صافی میں چھانو، شکر کے پانی کا مزہ میٹھا ہوگا۔ نمک کے پانی کا نمکین، طوطیا کا پانی دیکھنے ہی سے معلوم ہو جائے گا کہ اس میں طوطیا موجود ہے۔ پودے کی غذا جو مٹی میں ہوتی ہے۔ شکر، نمک اور طوطیا کی طرح پانی میں حل ہو جاتی ہے، مٹی حل نہیں ہوتی، جب پودے کی جڑ پانی کی آل (رطوبت) کو چوستی ہے تو پانی میں ملی ہوئی غذا اس کو پہنچتی ہے۔

۴۔ دیکھو برسات میں پانی برستا ہے تو قسم قسم کے پودے زمین پر پیدا ہو جاتے ہیں، اور جب تک زمین میں آل (نمی) باقی رہتی ہے وہ ہرے بنے رہتے ہیں، گرمی کے موسم میں زمین سوکھ جاتی ہے تو پودے بھی خشک اور مردہ ہو جاتے ہیں، غرض سوکھی زمین پر پودا نہیں جی سکتا۔ پانی ہی سے اس میں جان آتی ہے۔

۵۔ اچھا اب ایک پودے کو تول کر جلاؤ تو تم دیکھو گے کہ بہت بڑا حصّہ تو جل جلا کر ہوا میں جا ملا۔ باقی کیا رہ گیا تھوڑی سی راکھ، سنو! جو حصّہ ہوا ہو گیا یہ وہی تو تھا جس کو پتیاں ہوا سے لیتی ہیں، جو راکھ بچی یہ وہ حصّہ ہے جس کو جڑتے پانی کے ساتھ زمین سے حاصل کیا تھا۔

(۴) پودے کی پیداوار

۱۔ یہ تو بتاؤ! بوئے ہوئے پودوں کے کون سے حصّے ہمارے کام آتے ہیں۔ گاجر اور مولی کی جڑیں ہم کھاتے ہیں۔ شلجم اور چقندر کیا ہیں؟ ہاں یہ بھی جڑیں ہیں۔

۲۔ ایکھ (اوکھ) کا تنہ ہم چوستے ہیں، آلو، اروی (گھیاں)، زمین قند

نوٹ:۔ (۱) گیہوں حقیقت میں پھل ہے مگر ایسا پھل جسکا بیج پھل سے جدا نہیں ہو سکتا (۲) طلبہ کو یہ بھی بتاؤ کہ آل جڑ ہے جس سے لال رنگ نکلتا ہے، ہلدی تنہ ہے جس سے زرد رنگ نکلتا ہے، نیل کی پتی ہے خوبصورتِ نیلا رنگ نکلتا ہے جس کو نیل کہتے ہیں۔ کُسم کے پھل سے سرخی رنگ اور تن کے بیج سے زرد رنگ نکلتا ہے اسی طرح یہ بھی بتاؤ کہ آم امرود، آڑو، ناشپاتی، انار وغیرہ پھل ہیں۔ بادام پستے وغیرہ بیج ہیں۔

کی ترکاری بناتے ہیں اور شکر قند کو ابال کر کھاتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کے تنے ہیں جو زمین کے اندر ہوتے ہیں۔

۳۔ پالک، سوئے، میتھی اور خرفے کی پتیوں کا ساگ پکاتے ہیں۔ پودینہ اور دھنیا کی چٹنی بناتے ہیں۔ گوبھی اور کچنال کے پھول پکا کر کھاتے ہیں کھیرے، ککڑی، خربوزہ، تربوز، لوکی، کدو اور سیم کے پھل کھاتے ہیں۔

۴۔ اناج جو ہم کھاتے ہیں سب کے سب بیج ہیں۔ گیہوں، جو، جوار مکئی اور باجرے کا آٹا پیس کر روٹی پکاتے اور کھاتے ہیں، مٹر، چنا، مونگ، ماش کی دالیں پکاتے اور بھنا کر کھاتے ہیں۔

۵۔ سرسوں کے بیج سے کڑوا تیل، تل اور تلی کے بیج سے میٹھا تیل نکالتے ہیں، ان میں پکوان پکاتے ہیں، چراغ میں بھی جلاتے ہیں۔

(۵) فصلیں اور جنسیں

۱۔ تم یہ جانتے ہو کہ سال میں تین فصلیں ہوتی ہیں۔ خریف[۱]، ربیع[۲] اور فصل زائد[۳]، مگر یہ بھی جانتے ہو کہ ہر ایک فصل میں کون کون سی جنسیں بوئی جاتی ہیں؟

۲۔ سنو! خریف کی فصل میں جو جنسیں بوتے ہیں ان میں ضروری یہ ہیں غلہ[۴]، دانہ کی جنسیں، دھان، مکئی، جوار، باجرا، کاکن، مڑوا، کودوں

نوٹ:۔ بیج دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک کو دال دوسرے کو دانہ کہتے ہیں۔ جیسے سیم۔ بادام وغیرہ ایسے بیج اُگتے ہیں تو پہلے دو سبز پتیاں نکلتی ہیں، پس دانہ ایسے بیجوں کو کہتے ہیں جن کے برابر حصے نہ ہوں جیسے گیہوں جوار جو وغیرہ ایسے بیج جمتے ہیں تو صرف ایک ہی پتی نکلتی ہے پتی کی صورت میں۔

دال کی جنسیں۔ ارہر، ماش، مونگ، موٹھ، لوبیا۔
تلہن:۔ جن سے تیل نکلتا ہے، تل، تلی اور ارنڈی۔
ریشہ:۔ جن سے تاگا نکلتا ہے، کپاس، سنی، پٹ سن، سن۔
رنگ:۔ نیل، مصالحہ، ادرک، ہلدی۔
ترکاریاں:۔ لوکی، کدو، ترئی، بھنڈی۔
۳۔ ربیع کی فصل میں جو جنسیں بوئی جاتی ہیں ان میں سے ضروری یہ ہیں
غلہ، دانہ کی جنسیں:۔ چنا، مٹر، مٹری، مسور۔
تلہن:۔ جن سے تیل نکلتا ہے، سرسوں، رائی، لاہی، السی۔
رنگ:۔ کسم، جس کو کرڑ یا کوڑ کہتے ہیں۔
ترکاریاں:۔ گاجر، مولی، آلو، لوکی، کدو اور گوبھی۔
۴۔ گرمی کے موسم میں جس کو فصل زائد کہتے ہیں، چنوا ں سالواں بوتے ہیں۔ ایکھ (اوکھ) پوس میں اور کپاس کو پھاگن میں بھی کاشت کرتے ہیں۔ بہت سی ترکاریاں بھی بوتے ہیں۔ کھیرا، ککڑی، لوکی، کدو وغیرہ۔

تمت بالخیر

نوٹ:۔ خریف اصل میں خزاں کو کہتے ہیں نہ کہ برسات کو، لیکن برسات کی کھیتی جو خریف کہلاتی ہے تو اسلئے کہ اسکا حاصل خریف میں ملتا ہے، ربیع اصل میں بہار کے موسم کو کہتے ہیں نہ کہ جاڑے کو۔ لیکن جاڑے کی کھیتی جو ربیع کہلاتی ہے تو اسی وجہ سے کہ اس کا حاصل بہار کے موسم میں ملتا ہے۔